لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحكيم)

الهلال

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابى الكلام الدهلوى

مقام اشاعت
۷ - ۱ مكلاود اسٹریٹ
كلكته

عنوان تلغراف
«الهلال»

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهى ٤ روپيه ۱۲ آنه

ايک هفته وار مصور رساله

نمبر ٦ — كلكته: چهارشنبه ٥ ربيع الاول ۱۳۳۱ هجرى — جلد ۲
Calcutta: Wednesday, February 12, 1913.

فهرس

— * —

تصاوير

— * —

تلغراف خصوصي

بنام الهلال

(قسطنطنيه : ۱۱ فرورى)

عثماني اقدامات غير متوقع طور پر كامياب هو رهے هيں - ايڈريا نوپل نا قابل تسخير - انور بے يقين هے كه ايڈريا نوپل ميں هيں اور عنقريب محاصره توڑكر محصورين پر حمله آور هونگے - ميڈيا اور گيلي پولي ميں اجتماع افواج - سقوطري ميں سخت جنگ كے بعد دشمنوں كو كچل ڈالا گيا ' ۱۰ - هزار مجروح و مقتول ' اور مانٹي نيگرو كي قوت كا خاتمه - قسطنطنيه ميں جنگي جوش حد بيان سے باهر - عجب نهيں كه سلطان المعظم به نفس نفيس افواج كا معائنه فرمائيں - مهاجرين اور مجروحين، اپكي اعانت كے منتظر هيں -

(مصباح)

يغادوس پر قبضه

— * —

ريوٹر قسطنطنيه سے تار ديتا هے كه اڈريا نوپل كے قلعه سے محصور تركوں نے نكل كر ۹ ماه حال كو بلغاريوں پر حمله كر ديا اور (تليڈن) كي پهاڑيوں پر سنگينيں چڑها كر چڑهگئے اور بلغاريوں كو سخت و شديد نقصانات پهونچا كر اس پر قابض هو گئے - چتلجا سے تركي فوج (پاپا برغاس) كي فوج سے متحد هو گئي اور دونوں نے ملكر بلغاريوں پر جو مغرب كي پهاڑيوں پر موجود تهے حمله كر ديا - تمام بلغاري گرفتار هو گئے - صرف دس بلغاري بهاگ كر نكل گئے - تركي رساله نے (يغادوس) پر قبضه كر ليا هے -

اس سے صاف طور پر واضح هوتا هے که بلغاریوں کو اگر بد حواس هوکر شتلجا سے روانه هوجانا پڑا ' تو ایسا هونا ناگزیر تها ' کیونکه اگر وه ایسا نه کرتے تو اپني تمام قوت کو اُس کاغذ کي طرح ' جو قینچي کے در پلڑوں میں آگیا هو ' پاره پاره کردیتے -

اس حالت کے سمجهنے کیلیے بهتر هے که قلم سے چند خطوط کهینچکر میدان جنگ کا نقشه آپکے سامنے کردوں - [نقشه دیکهیے]

اس نقشے میں آپ دیکهتے هیں که غازي (انور بے) نے ساحل مارمورا کے اس حصے پر فوج اتار دي هے ' جهاں سے محاصرین ایدریانوپل پر بائیں جانب کو بڑهکر بآساني حمله کیا جاسکتا هے - اس سے نیچے آئیے تو آپکو دردانیال کي وه تنگ بحري شاخ ملے گي ' جسکے ایک طرف مارمورا ' اور دوسري جانب بحر اسود هے - یہیں (گیلي پولي) واقع هے ' جهاں (فتحي بے) ۶۰ هزار فوج کے ساتهه موجود هیں -

(انور بے) کي ناگهاني موجودگي ایک طرف توخود محاصرین ایدریا نوپل کے سر پر عذاب الیم بنگئي کیونکه سامنے سے ایدریا نوپل کے گولے ' عقب سے (انور بے) کا حمله ' اور سر پر شتلجا لائن کي اتش فشاني : یوم یغشاهم العذاب من فوقهم ومن تحت ارجلهم ' و یقول ذوقوا ماکنتم تعملون (۲۹ : ۵۶) دوسري طرف جسقدر بلغاري فوج گیلي پولي کي طرف سے بڑهگئي تهي ' وه بالکل قینچي کے اندر پهنس گئي - ایک طرف سے اگر فتحي بے کي فوج بڑهے اور دوسري طرف سے انور بے کي ' تو سمندر کے سوا اور کوئي تیسري راه فرار باز نهیں -

پس بلغاریا کي حرکت بظاهر کسي پیش نظر جدید نقشۂ جنگ کي تکمیل پر مبني نهیں معلوم هوتي ' بلکه محض ایک مضطربانه اور بدحواسانه آشیانے کي تلاش هے - وه بالکل مجبور هوگئي هے که غازي (انور بے) کے اقدام سے پہلے گیلي پولي کي مصروف کارزار فوج کو کسي طرح قوي کردے -

ایک تار برقي میں ظاهر کیا گیا هے که " غالباً ایدریا نوپل کے محاصرے کي جگه اب پوري قوت (گیلي پولي) کي راه بڑهنے پر صرف کي جاے گي " یه بهي ظاهر کیا گیا هے که دردانیال کي طرف سے حمله کرنے کا اراده کیا جا رها هے - آغاز جنگ هي کے زمانے میں بعض تجربه کاران جنگ نے اخبارات میں لکها تها که " بلغاریا اپني فوجي قوت کو ایدریا نوپل کے محاصرے اور شتلجا کے سامنے بیکار پڑے رهنے میں کیوں ضائع کر رهي هے ؟ اسکے لیے زیاده عقلمندانه کارروائي یه هے که (گیلي پولي) میں اپني قوت جمع کردے "

ممکن هے که ایدریا نوپل کي جگهه اب (گیلي پولي) جنگ کا اصلي نقطه بن جاے ' لیکن اگر امپائر کا تار صحیح هے تو اسکا وقت چلاگیا -

امپائر کے تار کے قبول کرلینے میں صرف ایک امر مانع هے ' یعنے هم اپني خاص معلومات کي بنا پر یقین کرتے هیں که اس وقت عثماني فوج کیلیے جلد سے جلد ایدریا نوپل کے محاصرے کا خاتمه کردینا سب سے پهلا کام هے ' اور غازي انور بے کا اراده یه معلوم هوتا تها که وه کسي طرح ایدریا نوپل میں پهنچکر وهاں کي محصور فوج کي کمان اپنے هاتهه میں لیں ' اور باهر نکلکر محاصرین پر ٹوٹ پڑیں - لیکن ممکن هے که مصالح نے اس راے میں تبدیلي پیدا کردي هو - بهر حال حالات و نتائج کا انتظار ' اور راه قیاس ناپید ' والامر لله العلي الکبیر -

اطـــلاع

پچهلا نمبر اس عاجز کي مجبورکن علالت کي وجه سے نهایت بے مزه نکلا - اسکي تلافي کیلیے یه نمبر ڈیوڑهي ضخامت اور ایک پورے صفحه کي تصویر کے ساتهه شائع کیا جاتا هے - درمیان میں چار صفحے ' اور آخر میں چار صفحے ' کل ۸ - صفحے زیاده هیں -

(ایڈیٹر)

[بقیۂ نامورانِ غزوۂ بلقان صفحه ۸ - ج -]

(۲) گورنمنٹ کي طرف سے نهیں بلکه ذات شاهانه همایوں کے دستخط سے فوراً ایک اپیل تمام ملک میں شائع کي جاے جسمیں ایک داخلي قرضے کیلیے درخواست هو -

(۳) نیز ایک دوسري اپیل شائع کي جاے جسمیں حفاظت وطن کیلیے ایک قومي فنڈ کے قیام کي درخواست هو -

(۴) اگر خدا نخواسته مجوزه کمیشن کي تحقیقات کے بعد یهي نتیجه نکلے که عثماني فوج (محمد فاتح) اور (با یزید یلدرم) کي عزت کي حفاظت سے جواب دیدیتي هے تو پهر بهي جلالة مآب التوا کي منظوري کو چند لمحوں کیلیے ملتوي رکهیں ' اور ایک مرتبه خود به نفس نفیس چتلجا تشریف فرما هوکر عثماني فوج سے صرف اتنا دریافت فرمالیں که " کیا اس جسم کي حفاظت سے تم نے آخري جواب دیدیا هے ؟ "

سلطان المعظم نے نوجوان ترکوں کي ان ملت پرستانه معروضات کي پوري قدر داني کي ' اور حکم دیا که ایک کمیشن منتخب هو -

لیکن قبل اسکے که محمود شوکت پاشا وغیره شتلجا روانه هوں ' کامل پاشا اور اسکے پس پرده معاونین نے اپني تدبیروں کو خاک میں ملتے محسوس کرلیا ' وه سمجهے که اسکا نتیجه قطعاً جنگ کا قیام ' اور یورپ کي اُمیدوں کي نامرادي هوگي - وه فوراً قصر سلطاني میں حاضر هوا اور سرپیٹ کر کها : " چند ناعاقبت اندیش اور دشمنان ملک نوجوان کي باتوں میں آکر آپ ملک کي حفاظت کي آخري تدبیر کو بهي غارت کر رهے هیں - جنگ کا خیال اب محض جنون هے - دول یورپ کا یه احسان عظیم هے که وه صلح کا سامان کرکے همیں هلاکت سے بچا رهے هیں - جب سفراے دول دیکهیں گے که آپ نوجوان ترکوں کي راے پر چل رهے هیں اور فوجي حالت کي درستگي اور تحقیق کیلیے لوگ شتلجا جا رهے هیں ' تو برهم هوکر صلح کي منظوري سے دست بردار هو جائیں گے ' پهر مرض قطعاً لا علاج هو جاے گا " -

دوسرے طرف یکایک نوجوان ترکوں کي گرفتاریاں شروع هوگئیں ' محمود شوکت پاشا کو نظر بند کردیا ' کچهه نوجوان ترک لڑائیوں سے زخمي هوکر آئے تهے ' انکو بهي شفاخانوں سے نکالکر قید خانے میں بهیجدیا -

یه کارروائي جس سرعت اور طاقت کے ساتهه رات بهر کے اندر کي گئي ' اس سے معلوم هوتا هے که اجانب کا هاتهه بهي کام کر رها تها - نوجوان ترکوں کي گرفتاري کے بعد هي التواے جنگ کے کاغذات پر دستخط هوگئے !

اس پر آشوب وقت میں بهي جس شخص نے ان مظلوم ملت پرستوں کي علانیه اعانت کي ' وه یهي پرنس (یوسف عز الدین) تهے - نوجوان ترکوں کي طرح انکو کامل پاشا گرفتار نهیں کر سکتا تها ' یه ولي عهد سلطنت تهے - اس نے سلطان المعظم کو یقین دلانے کي کوشش شروع کردي تهي که " دراصل محمود شوکت پاشا اپکو معزول کرکے پرنس کو تخت نشین کرنا چاهتے هیں " لیکن اس وسوسه کا چل جانا آسان نه تها -

وه علانیه انجمن کي حمایت کیلیے کهڑے هوگئے - صرف آٹهه شخص جو گرفتاري سے بچ رهے تهے ' انکے ساتهه تهے - سب سے پہلے انهوں نے سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هوکر اس ابلیسانه ظلم و تعدي کي فریاد کي - پهر پوشیده طور پر فوج کے اندر اضطراب پیدا کرنے میں مدد کي - انور بے کي طلبي کا انتظام کیا ' قانون سلطنت کي رو سے وه به نفس نفیس وزارت کے کاموں میں دخل نهیں دیسکتے تهے ' اسلیے (جمال الدین بے) کو اپنے طرف سے وکیل مقرر کیا اور اس طرح چند دنوں کے اندر حکومت مجبور هوگئي که گرفتاران انجمن کو رها کردے -

شذرات

ھل اتاک حدیث الجنود ؟

— * —

موسم بدل گیا

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) نے اپنے تیلی گرام میں کہا تھا ;

" موسم بدل گیا ھے ' ھم مٹ جائیں گے یا عزت ملي کو بچائیں گے ! ! "

جس وقت که ۲۳ - فروري کو (انور فاتح) قصر وزارت کي کھڑکیوں کے نیچے پہنچا ھے ' تو یقیناً بوسفورس کے کنارے پر ' ھوامه باغچه سراے کي فضاے محیط کا موسم بدل چکا تھا ' لیکن کیا اب ساحل (مارمورا) کا آسمان بھي بدل نہیں گیا ھے ؟

یادش بخیر لفٹنٹ (وبگنر) معلوم نہیں اب کہاں ھیں ؟ لیکن تاھم خود باغراد اور صوفیا کے اعلانات سے ایک حد تک انکي عدم موجودگي کي تلافي ھو سکتي ھے - صلح کے خاتمے کے ساتھہ ھي اعلان کیا گیا تھا که ایڈریا نوپل کي تسخیر صرف چند دنوں کا کام ھے ' اور اب ایڈریا نوپل کي حوالگي کا نہیں بلکه قسطنطنیه کي حوالگي کا مطالبه کیا جاے گا - یه اعلان اُس زمانے کا نہیں ھے جبکه مسٹر (اسکویتھه) گلڈ ھال کي اسپیچ سے فارغ ھوتے ھي اس تار کو پڑھنے کیلیے مضطرب الحال تھے ' جسمیں سینٹ صوفیا کي دیواروں سے مقدس راھب کے صلیب بردوش نکلنے کي خبر دي جاتي ' بلکه یه ۵ - فروري کا واقعه ھے جبکه (صوفیا) کا یه عام خیال ظاھر کیا گیا تھا که " زیادہ سے زیادہ ایک ھفتے کے اندر ایڈریا نوپل مسخر ھو جائیگا "

لیکن " موسم بدل گیا " - اب وھي ایڈریا نوپل ھے جسپر کامل تین دن تک بے سود گوله باري کرنے کے بعد ثابت ھوگیا که نا قابل تسخیر ھے - چتلجا آتش کي افشانیوں نے ایک مرتبه بھي بلغاري سرویي فوج کو بڑھنے کا موقعه نہیں دیا - تین لڑائیوں کا خود صوفیا کو اقرار ھے مگر اب یه کیوں دنیا پلٹ گئي ھے که نه " تو پچاس ھزار ترک گرفتار " ھوتے ھیں ' نه " تین گھنٹے کے اندر قلعوں کو تسخیر " کیا جاتا ھے ' اور نه ایڈریا نوپل کي تسخیر کے دعوے کا اعادہ ھوتا ھے ؟

اب بلغاري فتوحات کے لٹریچر کي شاعري اس سے زیادہ نہیں ھے که " ترکوں کا معقول نقصان ھوا - بآساني پسپا کردیے گیے - کافي نقصان پہنچایا گیا " -

تاھم ابتک لنڈن کے سیاسي حلقے اپنے جاں فروشان صلیب کي طرف سے مایوس نہیں - کہا جاتا ھے که موجودہ خبریں زیادہ تر ترکي ذرائع کي ھیں اسلیے قابل وثوق نہیں -

بہترا مسٹر ایسکویتھه کے فتح قسطنطنیه کا انتظار ابتک ختم نہیں ھوا - اب دیکھیں ایڈریانوپل کي تسخیر کیلیے کب تک لنڈن منتظر رھتا ھے !

اس سے بڑھکر موسم کي تبدیلي کیا ھوگي که یا تو چند دنوں کے اندر ایڈریا نوپل کي تسخیر کا اعلان تھا ' یا اعلان جنگ سے تیسرے ھي دن بلغاریا اور سرویا کي متحدہ قوت مجبور ھوگئي که ایڈریا نوپل کي تسخیر کے جنون سے باز آجاے ' اور اپنا پورا نقشه جنگ بدل دے ؟

نقشۂ جنگ کي تبدیلي درحقیقت ایک عظیم الشان تبدیلي ھے - تازہ تار برقیاں مظہر ھیں که بلغاریا کي فوج شتلجا سے برابر ھٹ رھي ھے ' اور اپنے قدیمي مقامات کو چھوڑنے پر مجبور ھو رھي ھے - قسطنطنیه کے سرکاري اعلانات جنکو ریوٹر مشتہر کرتا ھے ' جنگ کي حالت بتلاتے ھیں ' مگر ایندہ جنگ کے مقامات کي نسبت کوئی خبر نہیں دیتے ' اسلیے بحالت موجودہ کوئي قطعي راے قائم نہیں کي جاسکتي که لڑائی کا رخ کس طرف ھوگا ؟ تاھم یه تو بالکل ظاھر ھو گیا که جدید عثماني قوت نے جنگ کے موجودہ نقشے میں بلغاریا کو شکست دیکر ' واقعات کا ورق اولٹ دیا ھے -



اس عظیم الشان اور یکا یک پیدا ھوجانے والي تبدیلي کا پته ڈاکٹر (مصباح الدین) کے اُس تار سے ملتا ھے جو پچھلے ھفتے الہلال کے پہلے صفحه پر شائع ھوا تھا ' اور جسمیں خبر دي گئي تھي که (انور بے) ایک فوج کے ساتھه روانه ھوگئے ھیں ' نیز مشہور مجاھد طرابلس (فتحی بک) بھي استانه سے روانه ھوگئے - اسکے بعد کوئي خبر نہیں آئي -

لیکن ۷ - فروري کو مقامي معاصر (امپائر) کا خاص نامه نگار تار دیتا ھے :

" انور بے کي ایک شجاعانه کارروائي نے بلغاریوں کا تمام نقشه جنگ پلٹ دیا ھے - اس نے جہازوں کے ذریعه ۲۰ ھزار فوج (شتلجا) کے مغرب میں اتار دي ھے - اس پیش قدمي سے بلغاریوں کیلیے مغرب و شمال کي جانب ھٹ جانا ناگزیر ھوگیا - چنانچه وہ شتلجا کے قصبے کو خالي کرکے اور آبادي کو جلا کر چلے گئے - گیلي پولي میں بھي ایک سخت لڑائي ھوئي - یہاں فتحي بک کي زیر قیادت ۶۰ ھزار سپاہ موجود ھے "

اسکے بعد گو ریوٹر نے کوئي خبر غازي (انور بے) کي بسبت نہیں بھیجي ' لیکن لنڈن کے ایک تار میں ظاھر کیا گیا ھے که بلغاري شتلجه سے واقعي ھٹ آے ھیں -

اگر امپائر کے نامه نگار کا بیان صحیح ھے تو پھر نقشۂ جنگ کے تغیر کي کنجي بآساني مل جاتي ھے ' اور غازي (انور بے) نے اپنے خوارق دل و دماغ کا چند دنوں کے اندر ھي ایک دوسرا جلوہ دکھلادیا

کریمه کے اتباع کي لوگوں کو دعوت دي جاتي ' اور اُن اعمال کا دلوں میں شوق و ولوله پیدا کیا جاتا ' جو ایک " مسلم و مومن " زندگي کے کیرکٹر کا اصلي مایهٔ خمیر هیں ' اور جنکے اتباع نے صحابهٔ کرام کي زندگي کو اس درجه تک پہنچادیا تها که لسان الهي نے " یحبہم ویحبونه " کے صداے محبت سے انکي مدح سرائي کي اور اتباع محبوب نے انکو خود محبوب بنا دیا :

قـل ان کنتـم تحبـون اللــه فاتبعوني یحببکم اللــه ویغفـرلکـم ذنـوبکـم واللــه غفور الرحیم -

اے پیغمبر! مدعیان محبت الهي سے کہدو که اگر تم واقعي الله سے محبت رکهتے هو تو میرا اتباع کرو (اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو الله کي محبت کے دعوے کي ضرورت نهوگي بلکه) خود الله تم کو اپنا محبوب بنالے گا اور تمهارے گناهوں کو بهي بخشدیگا وه نهایت مهربان بخشنے والا هے -

اگر ایسا هوتا تو ظاهر هے که ان مجالس سے بڑهکر مسلمانوں کیلیے سعادت کونین کا ذریعه اور کیا تها ؟ یه تمام کانفرنسیں اور انجمنیں جنکا چاروں طرف هنگامه بپا هے ' ایک طرف ' اور اُس مجلس کا ایک لمحه ایک طرف ' جو اس " اسوهٔ حسنه " کے نظارے میں بسر هو- هماري مجلسیں اِسي ذکر کیلیے هوني چاهئیں ' اور هماري آنکهیں اُسي جمال جهاں آرا کے نظارے کیلیے :

خدا سردے تو سودا دے تیرے زلف پریشاں کا

ولنعم ما قیل :

مصلحت دید من آنست ' که یاران همه کار
بگذارند ' و خـم طـرهٔ یارے گیـرنـد !

لیکن بدبختي یه هے که همارے اعمال کي صورتیں مسخ نهیں هوئي هیں ' مگر حقیقت غارت هوگئي هے - قومي تنزل کے معنے یهي هیں که تمام قومی و دیني اشغال بظاهر قائم رهتے هیں لیکن انکي روح مفقود هوجاتي هے - یه نهیں هے که هماري مسجدیں اُجڑگئي هوں ' کتنے جهاز اور فانوس هیں جنسے مسجدیں بقعه نور بنائي جاتي هیں ؟ مگر رونا یه هے که دل اجڑگئے هیں ' اور یه وه بستي هے که جب یه ویران هوجاے تو پهر آبادي کہاں ؟ :

مجهے یه ڈر هے ' دل زنده ! تو نه مرجاے
که زندگاني عبارت هے تیرے جینے سے !

فانهـا لا تعمى الابصـار ' ولـكن تعمى القلـوب التي في الصدور

مجهے کیا کهنا تها ' اور کیا کهنے لگا - بهر حال مولود کي مجلسیں بهي اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک بهترین دیني عمل تها ' جسکي صورت تو قائم هے ' مگر حقیقت مفقود - محض ایک رسمي تقریب هے جو مثل اور رسمي صحبتوں کے ضروري سمجهه لي گئي هے - اور امراء و رؤساء نے تو اپني نمایش اور ریاء دولت کا اسکو بهي ایک ذریعه بنالیا هے -

انحضرت کے صحیح حالات زندگي اور اُن انقلابات عظیمه کے بیان کي جگه ' (جو آپکي ولادت کے واقعه نے مشرق و مغرب میں پیدا کردیے) کتنے افسوس کي بات هے که محض چند روایات ضعیفه و قصص موضوعه کے بیان کرنے پر اتنے بڑے ملي و دیني جذبے کو قربان کردیا جاتا هے ؟ اور پهر اگر محض طبقهٔ عوام کا یه حال هو تو قابل شکایت نهیں ' لیکن تعجب اور صد هزار تعجب هے اس بوالعجبي پر ' که صدها علماے امت هیں جو با وجود ادعاے رسوخ حدیث وسیر ' و وسعت نظر و علم ' ان روایات کو خاموشي کے ساتهه سنتے هیں ' خود پڑهتے هیں ' اور لوگوں سے پڑهواتے هیں ' مگر ایک لمحه کیلیے بهي انکے دل میں تحقیق و تفتیش کي جنبش پیدا نهیں هوتي :

ان هــذا من اعاجیب الــزمن !

کاش جسقدر بحث نفس انعقاد اور مجلس کے سنت و بدعت هونے کي نسبت کي گئي هے ' وه اس مجلس کي اصلاح حال کیلیے کي جاتي - وه تمام چیزیں جو قوم میں شوق و شغف کے ساتهه موجود هوں ' درحقیقت ایک قوت هیں ' پس سب سے اول کوشش یه هوني چاهیے که استیم کو ضائع کرنے کي جگه اس سے مفید کام لیا جاے - البته اگر اصل کار هي جادهٔ شریعت سے منحرف هو اور صورت اصلاح مفقود ' تو پهر اُسکے استیصال کي کوشش امربالمعروف میں داخل اور ناگزیر هے -

غفلت و مداهنت علما و تشدد بے محل

هزار تعجب هے اُس عالم صاحب تصنیف و تالیف کے دعوے علم پر ' جسکے جواب کے بعض جملوں کو آپنے نقل کیا هے - درحقیقت یهي وه مذهب کے نادان حامي هیں ' جنکي دوستانه حمایت ' همیشه دشمنوں کي مخالفت سے زیاده مذهب کیلیے مضر رهي هے - جن روایات کي نسبت آپنے تحقیق چاهي تهي ' اُنکا اِنکار نه توهین ریت هے اور نه الحاد ' بلکه عین شیوهٔ اسلام و ایمان هے ' اور هر صاحب نظر ' جسکو فن حدیث و سیر سے کچهه بهي خبر هوگي ' ایک لمحه کیلیے بهي ان روایات کو تسلیم نهیں کریگا -

آپ اس سعي و کوشش کیلیے مستحق تحسین تهے ' افسوس که اس نادان مدعي علم نے تشدد مذهبي کا بیجا استعمال کیا ' حالانکه جو محل استعمال هیں ' انکي همارے علما خبر بهي نهیں لیتے -

بہت سے لوگ هیں جو تشدد مذهبي اور تعصب دیني کو علماے حال کي طرف منسوب کرتے هیں اور پهر برسوں سے اسپر رو رهے هیں ' لیکن میں اسے صحیح نهیں سمجهتا - مجهکو تو شکایت هے که جس درجه تشدد مذهبي علما میں هونا چاهیے ' افسوس هے که نهیں هے - صدها امور ایسے هیں جن میں صاف طور پر انکے بیجا تسامح و مداهنت کو دیکهه رها هوں اور حق و معروف کے اعلان سے دانسته اعراض کیا جارها هے - البته چند چهوٹي چهوٹي باتیں هیں ' جن میں تشدد کا اظہار هوتا هے ' مگر چونکه یه اظہار بے محل هوتا هے ' اسلیے محض رائگان جاتا هے ' بلکه اکثر موقعوں میں اور مضر هوتا هے -

ایک بہت بڑا نکتهٔ عمل یه هے که هر قوت کا استعمال اسکے صحیح محل میں هو - آپ استیم کو جس سے سمندروں میں جهاز ' خشکیوں پر ریل ' اور کارخانوں میں مشینیں چلتي هیں ' ٹاٹ کي بوریوں میں بهرکر غباره بنانے کي کوشش نه کیجیے - ورنه آپکي قوت اور سعي ' دونوں رائگان جائیں گي -

یه اس ذکر کے چهیڑنے کا وقت نهیں ' ورنه بجاے خود ایک داستان طولاني هے - اپني مصیبتوں کا حال یه هے که چادر کا کوئي گوشه دهبے سے خالي نهیں - کس کس چیز کو بیان کیجیے ' کس کس کے حال پر روئیے ' اور پهر اتنا وقت کہاں سے لائیے ؟

آسوده شبے باید و خوش مهتابے
تا با تو حکایت کنم از هر بابے

معیار تصدیق و تغلیط و اصول نقد روایت

لیکن ان روایات کي صحت و عدم صحت کي نسبت ضمناً جن خیالات کا آپنے اظهار فرمایا هے ' افسوس که فقیر اس سے متفق نهیں - وه ایک نهایت خطرناک اصولي غلطي هے ' جس میں زمانهٔ حال کے مدعیان تحقیق و اجتهاد اور رهروان جادهٔ تطبیق عقل و نقل ' برسوں سے مبتلا هیں - آپنے بار بار اس سوال کو دهرایا هے که " اگر یه

الهلال

۵ ربیع الاول ۱۳۳۱ هجری

اسئلة واجوبتها

مجالس مولد نبوی (صلعم)

— * —

و احادیث ضعیفه و موضوعه

— * —

(از جناب احمد حسین خانصاحب - بي - اے)

— * —

چند دنوں کے بعد ماہ مبارک ربیع الاول آنے والا هے' جبکه مولود شریف کي مجلسیں جابجا منعقد هونگي ' لیکن جس طریقه سے یه مجلسیں منعقد هوتي هیں اور جو حالات و واقعات اسمیں بیان کیے جاتے هیں' معلوم نہیں جناب کا خیال اس بارے میں کیا هے؟ لیکن میں تو اسکو نہایت افسوس ناک سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں که یهي حالات و واقعات هیں جنھوں نے حضرت باني اسلام کي پاک زندگي کے متعلق مخالفین کے دلوں میں شکوک پیدا کردیے هیں -

ایک مدت سے میرا خیال تھا که ایک مختصر رساله حضرت کے حالات میں جمع کروں جسکو مولود شریف کي مجلسوں میں پڑھا جاے ' لیکن جس طرح کے حالات کا متلاشي تھا ' وہ کہیں نہیں ملتے تھے - عرصه هوا ایک رساله منشي امیر احمد امیر مینائي نے شائع کیا تھا اور لکھا تھا که اسمیں حالات زندگي ایک بہت بڑے عالم کي مدد سے لکھے گئے هیں ' لیکن اسکو بھي دیکھا ' از سر تا پا وهي قصے بھرے تھے -

اس سال میں نے بطور مسودے کے ایک تحریر لکھي اور چند علماے دین کو بغرض اصلاح سنائي' لیکن وہ اس امر پر نہایت برهم و ناراض هوے که ذکر ولادت کے وہ واقعات اسمیں نه تھے' جو عام کتب مولود میں بیان کیے گئے هیں - میں نے ان میں سے ایک صاحب تصنیف عالم صاحب سے عرض کیا که کیا یه واقعات مستند تاریخوں اور حدیث کي کتابوں میں لکھے هیں ؟ انھوں نے جواب میں لکھا که " یه تمام واقعات و معجزات صحیح هیں جنکو تمام مورخین و محدثین نے همیشه بیان کیا هے - بڑے بڑے علماے دین اور اکابر اسلام نے آنکي تصدیق فرمائي هے' اور انکو پڑھا هے' اور مجلسوں میں سنا هے - البته آجکل کے نیچریوں اور لا مذهبوں کو انکے ماننے میں تامل هے ' کیونکه انگریزي کي کتابوں میں مرقوم نہیں "

آپ همیشه هم انگریزي دانوں کو الحاد اور مذهبي غفلت کا الزام دیتے هیں' لیکن جس انداز اور طریقه سے دیتے هیں' اسکي وجه سے هم نہایت خوش هیں اور آپکو اپنا خیر خواہ اور مصلح سمجھتے هیں' لیکن خدا کے لیے اس بارے میں میري تشفي کر دیجیے که آیا یه واقعات واقعي مستند کتابوں میں مرقوم هیں اور ان میں شک کرنا نیچریت اور مذهب سے کنارہ کشي هے ؟ ا[گر] واقعي ایسا هي هے تو انصاف کیجیے که کیا یه واقعات عقل می[ں] آتے هیں ؟ اور انکو آجکل کوئي تسلیم کرسکتا هے ؟ معاف فرمائ[یے] اگر ایسے هي واقعات سناکر آپ هم کو دیني جذبات سے برگشتگ[ي] کا الزام دیتے هیں تو دیجیے ' هماري سمجھه میں تو نہیں آتے وہ واقعات یه هیں :

(۱) جب حضرت کي ولادت کا وقت قریب آیا تو ایک مر[غ] سفید نمودار هوا اور حضرت آمنه کے پاس آیا نیز اس شب کو ت[مام] جانوروں اور پرندوں نے گفتگو کي -

(۲) حضرت مریم اور حضرت آسیه کا ولادت سے پہلے آنا ا[ور] بشارت دینا -

(۳) جب حضرت عبد الله کا نکاح حضرت آمنه سے هوا ت[و] [دو] سو عورتیں رشک سے مرگئیں -

(۴) حضرت کي ولادت کے دن آتشکدۂ ایران بجھه گیا ' قصر نوشیروا[ن] کے کنگورے گرگئے اور خانه کعبه کے بت اوندھے هوگئے -

(۵) ولادت کے بعد حضرت کچھه دیر کیلیے غائب هوگئے ا[ور] پھر کسي نے بہشتي کپڑوں میں لاکر رکھدیا -

(۶) روشنیوں کا نمودار هونا اور عجیب عجیب آوازوں سنائي دینا -

(الهلال)

آپکا جوش دیني ' و محبت ایماني ' و فکر اصلاح مجالس ذ[کر] مولد ' مستحق تحسین و لائق تشکر هے - فجزاکم الله تعالی -

آپنے ایک نہایت اهم اور ضروري بحث چھیڑدي - جي چاهتا [هے] که بلا تامل صفحے کے صفحے لکھه جاؤں ' لیکن افسوس که وقت او[ر] گنجایش سے مجبور هوں ' لہذا چند کلمات ضروریه پر اکتف[ا] کرتا هوں :

فضیلت مجالس ذکر (صلعم)

مولود کی مجالس کا عجیب حال هے - 'مقصد مجالس [کے] لحاظ سے دیکھیے تو فقیر کے اعتقاد میں اس سے زیادہ اهم ' عظی[م] المنفعة ' اور قوم کیلیے ذریعۂ ارشاد و هدایت اور کوئي اجتماع نہیں - لیکن طریق انعقاد پر نظر ڈالیے تو اجتماعي و مجلسي قوتوں کے ضائع کرنے کي بھي اس سے زیادہ اور کوئي افسوسناک مثال نہیں ملیگي - اسلام ایک تعلیم تھي ' اور اس تعلیم کا عملي نمونه آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي زندگي ہے :

لقد کان لکم في رسول الله اسوۃ حسنه لمن کان یرجو الله والیوم الاخر وذکر الله کثیرا (۳۳ : ۲۲)	بیشک رسول الله کي زندگي میں اُن لوگوں کیلیے پیروي اور اتباع کا ایک بہترین نمونه هے جو الله اور یوم اخرت سے ڈرتے اور یوم اخرت پر ایمان رکھنے والے ' اور بکثرت ذکر کرنے والے هیں -

حضرت (عائشه) سے پوچھا گیا که اُس صاحب خلق عظیم کا اخلاق کیا تھا ؟ فرمایا : خلقه القران ! اگر آنحضرت کا اخلاق دیکھنا هے تو قران کو دیکھه لو که اس " کتابِ مرقوم " کا وہ ایک ظلّ مجسّم ' اور اسکے عملي نمونے کي ایک " لوح محفوظا " هے ! و في ذالك فلیتنافس المتنافسون (۸۳ : ۱۸) (۱)

پس مولود کي مجلسوں کا اصلي مقصد یه هونا تھا که وہ اس " اسوۂ حسنه " کے جمال الهي کي تجلي گاہ هوتیں ' انحضرت کے صحیح حالات زندگي سناے جاتے ' انکے اخلاق عظیمه اور خصائل

(۱) یه چیز هے که پیروي کرنے والوں کو اسکي پیروي کرني چاهیے -

علی الخصوص متاخرین ایران میں بعض لوگوں نے وعظ گوئي کو ایک مستقل فن بنا دیا ' اور چونکہ قابل اور اهل قلم بهي تهے ' اسلیے اپني مجالس کو کتب سیر و قصص کي صورت میں مدون بهي کر دیا : ضلوا فاضلوا ' فویل لهم ولاتباعهم -

مثلاً (ملا حسین واعظ کاشفي) اور (ملا معین الدین هروي) انهي لوگوں میں سے تهے - علی الخصوص اخر الذکر شخص ' جو فی الحقیقت انشا پردازي ' و حکایت طرازي ' و اقتباس روایات ضعیفۂ و موضوعه ' و تاویلات رکیکۂ قران و سنت ' و عبور و رسوخ اسرائیلیات و روایات یهود میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا -

شاید بہت سے لوگوں کو یه معلوم نہیں که آج اردو زبان میں جس قدر مولود لکهے گئے هیں اور رائج هیں ' وہ سب کے سب بے واسطه یا بالواسطه اسي (ملا معین هروي) کي کتابوں : معارج النبوہ ' تفسیر سورہ یوسف موسوم به نقرہ کار ' قصۂ حضرت موسیٰ علیه السلام موسوم به اعجاز موسوي وغیرها سے ماخوذ هیں -

اسمیں شک نہیں که ان کتابوں میں بعض حصے نہایت دلچسپ اور قابل دید هیں ' مثلاً وہ صوفیانه و عارفانه لطائف و نکات آیات و احادیث ' جو اقوال و مرویات صوفیا سے لیے گئے هیں ' یا خود اس نے پیدا کیے هیں ' لیکن تاهم ان لطائف کو کیا کیجیے که اصل موضوع هي سر تا سر ینبوع خرافات ہے -

یه لوگ ان میں سے اکثر چیزوں کے خود موجد نه تهے ' بلکه اپني جماعت کے پیشرو افراد کے متبع ' لیکن فارسي میں لکهکر اور کتب مجالس و وعظ کو شائع کرکے ان لوگوں نے تمام موضوعات و خرافات کو ایران و هند میں پهیلادیا ' اور چونکه عوام بالطبع اس غذا کے خواهاں هیں ' بغیر کسي دقت کے انکو قبول عام حاصل بهي هوگیا - والقصة بطولها -

قصص کتب مولد کا سر چشمۂ اول

آپنے جن روایات کي نسبت استفسار کیا ہے ' (آپکو سنکر تعجب هوگا که) ان میں سے ایک واقعه بهي ایسا نہیں ہے ' جو اصول فن حدیث کي بنا پر صحیح تسلیم کیا جاسکے ' اور جسکو کتب معتبرہ محدثین میں روایت کیا گیا هو - (صحاح) ان قصص سے خالي ہے - عام مسانید و معاجم اور مصنفات مشهورہ میں بهي کوئي لائق احتجاج ثبوت نہیں ملتا - حافظ (سیوطي) نے (جمع الجوامع) میں جمع احادیث کا پورا التزام کیا ہے ' لیکن یه کیسي عجیب بات ہے که ان روایات کا اسمیں کہیں پته نہیں ! (کنز العمال) میں متعدد ابواب تهے جهاں یه روایات آسکتي تهیں ' مثلاً (معجزات من قسم الاقوال) کے باب (اعلام و دلائل نبوت) میں ' لیکن ایک اثر بهي وهاں درج نہیں کیا گیا - (قسم الافعال) میں ولادت کا مستقل باب موجود ہے ' مگر وہ نہایت مختصر ہے اور صرف چند اثار ' تاریخ و ایام ولادت کے متعلق پائے جاتے هیں لیکن ان واقعات کا کہیں ذکر نہیں - معجزات ولادت میں صرف دو چار روایتیں انحضرت کے مختون پیدا هونے کي نسبت البته درج کي هیں ' لیکن وہ تمام تر (ابن عساکر) کي هیں ' جنکي نسبت علامه ابن تیمیه کہتے هیں که : " وفیها احادیث کثیرة ضعیفة موضوعة و هینة " اور پهر ان سب کے راوي اول حضرت ابن عباس هیں ' اور اسلیے تمام روایات ولادت کي طرح یه روایت بهي منقطع ہے ' پس قابل احتجاج نہیں -

(ان روایات کیلیے کنز العمال جلد ۲ - صفحه - ۳۳۱ کو دیکهیے)

کنز العمال کے باب (قسم الافعال) میں (دلائل و اعلام نبوت) کے عنوان کے نیچے دو تین طرق طویل روایتیں (ابن عساکر) وغیرہ سے لیکر درج کي هیں ' جن میں نہایت بے سر و پا قصے بیان کیے هیں اور یقیناً یکسر موضوع هیں ' تا هم ان میں بهي ان واقعات ولادت کا کہیں پته نہیں - (ایضا - صفحه - ۳۰۴ -)

روایات ثلاثه حافظ ابو نعیم اصفهانی

پس در اصل ان قصص کا سر چشمۂ وحید ' اور مبدء اول وہ تین طول طویل حدیثیں هیں ' جنکو (ابو نعیم) صاحب (دلائل) نے عمرو بن قتیبه ' ابن عباس ' اور خود حضرت عباس کي نسبت سے روایت کیا ہے ' اور یهي روایات هیں ' جنکا آگے چلکر قصاص و مجلس ارا واعظوں نے اپني گرمي مجلس کیلیے استقبال کیا ' اور پهر تمام قصص و حکایات اور کتب سیر متاخرین میں داخل هوگئیں ؟

شیخ جلال الدین سیوطي نے (خصائص کبریٰ) کي پہلی جلد میں ان تینوں روایتوں کو نقل کیا ہے - ان میں سے هر روایت ایک ایک صفحه کي ہے - پوري نقل نہیں کر سکتے ' ضروري ٹکڑے حسب ذیل هیں :-

(۱) بروایت قتبیه

و اخرج ابونعیم عن عمرو بن قتیبة ' قال سمعت ابي و کان من اوعیة العلم قال : لما حضرت ولادة آمنة قال الله للملائکة افتحوا ابواب السماء کلها و ابواب الجنان کلها ' و امر الله الملائکة بالحضور ' فنزلت تبشر بعضها بعضا - و تطاولت جبال الدنیا و ارتفعت البحار و تباشر اهلها ' فلم یبق ملک الا حضر ' و اخذ الشیطان فغل سبعین غلا و القي منکوسا في لجة البحر الخضراء ' و غلت الشیاطین و المردة ' و البست الشمس یومئذ نورا عظیما ' و اقیم علي رأسها سبعون الف حوراء في الهواء ینتظرون ولادة محمد صلی الله علیه و سلم - و کان قد اذن الله تلک السنة لنساء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامة لمحمد صلی الله علیه و سلم و ان لا تبقي شجرة الا حملت ولا خوف الا عاد امنا - فلما ولد النبي صلي الله علیه و سلم امتلاءت الدنیا کلها نورا و تباشرت الملائکة و ضرب في کل سماء عمود من زبرجد و عمود من یاقوت قد استنار به فهي معروفة في السماء * * * و نکست الاصنام کلها و اما اللات و العزی ' فانهما خرجا من خزانتهما و هما یقولان " ویح قریش جاء هم الامین جاء هم الصدیق "

(۲) بروایت ابن عباس

و اخرج ابو نعیم عن ابن عباس قال : کان من دلالات حمل رسول الله صلی الله علیه و سلم ان کل دابة کانت لقریش نطقت تلک اللیلة * * * ولم تبق کاهنة في قریش ولا في قبیلة من قبائل العرب ' الا حجبت عن صاحبتها ' و انتزع علم الکهنة منها ' ولم یبق سریر ملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا ' و الملک مخرسا لا ینطق یومه ذلک ' و مرت وحش المشرق الی وحش المغرب بالبشارات * * * و فتح الله لمولده ابواب السماء و جنانه فکانت آمنة تحدث عن نفسها و تقول " اتاني آت حین مربي من حمله ستة اشهر فوکزني برجله في المنام و قال لي یا آمنة ! انک قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدتیه فسمیه محمدا " فکانت تحدث عن نفاسها و تقول " لقد اخذني ما یاخذ النساء ولم یعلم بي احد من القوم فسمعت وجبة شدیدة و امرا عظیما فهالني ذلک ' فرأیت کان جناح طیر أبیض قد مسح علی فوادي فذهب عني کل رعب و کل وجع کنت اجده ثم التفت فاذا انا بشربة بیضاء لبنا وکنت عطشی فتناولتها شربتها فاضاء مني نور عال ' ثم رأیت نسوة کالنخل الطوال کانهن من بنات عبد مناف یحدقن بي فبینا انا اعجب و اذا بدیباج ابیض قد مد بین السماء و الارض ' و اذا بقائل یقول خذ و ممن اعین الناس قالت ورأیت رجالا قد وقفوا في الهواء بایدیهم اباریق فضة ورأیت قطعة من الطیر قد اقبلت حتی غطت حجري مناقیرها من

روایات صحیح هیں تو کیا عقل میں آسکتي هیں ؟ " جواباً گذارش هے کہ روایات تو یقیناً صحیح نہیں هیں' لیکن یہ اصول بھي کب صحیح هے کہ جو واقعہ آپکی عقل میں نہ آئے' وہ یکسر غلط و موضوع هے ؟

آپ بلا تامل پوچھیے کہ یہ واقعات اصول فن روایت کي بنا پر کہاں تـک صحیح اور قابل قبول هیں ؟ اور میں آپکو یقین دلاتا هوں کہ صرف اتنا پوچھہ لینا هي آپکے مقصد کے حصول کیلیے کافی هے' لیکن یہ کہاں کا اصول تحقیق اور معیار تمیز حق و باطل هے کہ واقعہ کي صحت کیلیے پہلي شرط آپکے عقل کي تصدیق هے ؟ آپ لوگ آجکل بے تکلف یہ جملہ کہدیا کرتے هیں مگر نہیں سمجھتے کہ کیسي خطرناک سوفسطائیت کي راہ هے' جو اسطرح اپکے سامنے کھل جاتي هے - هر واقعہ کي صحت و عدم صحت کیلیے پہلي چیز' اصول روایت اور صحت نقل کے شرائط کا اجتماع هے اور بس' نہ کہ زید و عمر کي عقل میں آنا - مجکو یقین نہیں کہ مارکوني تیلي گرام کو آپکي عقل تسلیم کرتی هو' اور غالباً آپنے اب تـک اسکا عیني مشاهدہ بھي نہ کیا هوگا' لیکن اول مرتبہ جب اس ایجاد کي خبر یورپ کے کسي مستند پرچے میں دیکھي هوگي' اور تمام اخباروں میں اسکي شهرت کا غلغلہ مچا هوگا' تو فرمائیے' آپنے اسکي تصدیق کي تھي یا انکار ؟

آپکو معلوم نہیں کہ یہي وہ سرحد هے جہاں سے (با وجود اتحاد مقصد و اصول) مجھے آجکل کے مصلحین مذهب سے الگ هو جانا پڑتا هے - ان لوگوں کا یہ حال هے کہ جس حدیث اور جس روایت کو اپنے خود ساختہ معیار عقلي سے ذرا بھي الگ پاتے هیں' معاً اس سے انکار کردینے کیلیے بیچین هو جاتے هیں' اور پھر اس انکار محض کو " تطبیق منقول و معقول " کے مرعوب کن لفظ سے تعبیر کرنے کے علانیہ تمسخر سے نہیں شرماتے : و تقولون بافواهکم ما لیس لکم بہ علم' و تحسبونہ هینا' و هو عند اللہ عظیم (۲۴ : ۱۵)

حالانکہ اگر انکو علوم دینیہ کے حصول کا موقعہ ملا هوتا اور علم و فن پر نظر هوتي' تو وہ دیکھتے کہ اسي مقصد کو اصول فن کے ساتھہ چلکر بھي حاصل کر سکتے هیں -

کیا ضرورت هے اسکي کہ ان روایات کي محض اسوجہ سے تغلیط کردي جاے کہ وہ همارے عقل میں نہیں آتیں' جبکہ هم اصول مقررۂ حدیث و اثار' و طرق جرح و تعدیل روایت' و تحقیق و نقد درایت' و شہادات موثقۂ ارباب علم و فن کي بنا پر بغیر کد و دقت کے ثابت کر سکتے هیں کہ یہ روایات هي پایۂ اعتبار سے ساقط هیں' اور اصول فن سے لائق احتجاج نہیں - اور اسطرح بغیر سر رشتۂ اصول کو هاتھہ سے دیے' اپني منزل مقصود تـک پہنچ سکتے هیں -

معلوم نہیں آپنے میري گذارش کو سمجھا بھي یا نہیں ؟ میں کہتا هوں کہ بہت سي باتیں هیں جنسے انکار کرنے میں ممکن هے کہ آپکے مصلحین حال اور هم متفق هوں' لیکن پھر هم میں اور ان میں بعد المشرقین هے - وہ محض اس بنا پر انکار کرتے هیں کہ انکي عقل میں نہیں آتي' اور هم اس لیے انکار کرتے هیں کہ اصول فن سے انکا قابل تسلیم هونا ثابت نہیں - فاي الفریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

آپ کہیں گے کہ نتیجہ دونوں کا ایک هے' میں کہونگا کہ منزل تـک پہنچنے هي پر سفر کي کامیابي موقوف نہیں هے' بلکہ بہت کچھہ رہ سفر کے تعین و انتخاب پر:

و شتان ما بین خل و خمر

آپکو نہیں معلوم' هدهد باتیں هیں کہ آجکل کے مصلحین بھي کہتے هیں' اور انهي کو امام غزالي اور شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرهما نے بھي کہا هے' مگر پھر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق هے - ایک سے الحاد پرورش پاتا هے اور دوسرے سے مذهب کو تقویت هوتي هے' حالانکہ مقصود پہلي جماعت کا بھي تقویت مذهب هي هے - یہ فرق حالت بھي زیادہ تر اسي اختلاف طریق کا نتیجہ هے - آپ لوگوں کو شکایت هے کہ علما اجکل کي چیزوں پر متوجہ نہیں هوتے - یہ سچ هے' مگر اسکو بھي تو دیکھیے کہ اپ لوگوں نے انکي نظروں کو متوجہ کرنے هي کا کونسا سامان کیا هے ؟ لوگ دیکھتے هیں کہ جس چیز کو آپ " تطبیق عقل و نقل " کہتے هیں' وہ صرف ایک تیز رو برق خرام قینچي هے' جس کو آپنے اٹھایا اور بے تکان قطع و برید شروع کردي - نہ علم و فن سے مس هے' نہ اصول و قواعد کي خبر هے' نہ کتابوں پر نظر هے' اور نہ اس زبان سے واقفیت هے' جس سے قران و حدیث کو الگ نہیں کیا جاسکتا - پھر وہ آپکي وقعت کریں تو کیا کریں ؟

گو میں اپنے عقیدے میں اس اغماض کو بھی علما کي ایک سخت غلطي سمجھتا هوں اور بیان وجوہ کا یہ موقع نہیں' تاهم اگر وہ اپنے اغماض کي یہ توجیہہ کریں تو آپ کیا جواب دیں گے ؟

میں جو همیشہ (شیخ محمد عبدہ) اور انکے متبع طریقت (سید رشید رضا) کي تعریف کرتا هوں تو اسکي بھي یہي وجہہ هے کہ انھوں نے بہ نسبت هندوستان کے مصلحین جدید کے اس نکتے کا زیادہ خیال رکھا هے' حالانکہ ضرورت انکے سامنے بھي وهي تھي جو یہاں درپیش هے -

اب آپ اپنے سوالات کا جواب لیں - عقل و تفلسف کو زحمت دینے کي ضرورت نہیں' سرے سے یہ تمام روایتیں هي از قبیل قصص و حکایات موضوعہ هیں' جنکا کتب معتبرۂ حدیث میں نام و نشان تـک نہیں -

طبقۂ محدثین و جماعت قصّاص و وعّاظ

اس تفصیل کي یہاں گنجایش نہیں مگر چند الفاظ کہونگا - یہ کیسي سخت بد بختي کي بات هے کہ آج مسلمانوں میں جن چیزونکي سب سے زیادہ شهرت' اور عوام و خواص میں جو بیانات سب سے زیادہ مقبول هیں' وهي سب سے زیادہ غیر معتبر اور نا قابل تسلیم بھي هیں - یہ حال هر علم و فن کا هے - تاریخ میں وهي کتابیں اور انهی کتابوں کي حکایات مشہور و مقبول هیں' جنکے بعد همارے یہاں خرافات واکاذیب کا کوئي درجہ نہیں - سیر و فضائل میں بھي انهي کتابوں کو قبول عام حاصل هے' جنکے مصنف محدثین کي جگہ قصّاص و واعظین تھے - سب سے بڑي مصیبت یہ هے کہ قدماء کي کتابوں پر نظر نہیں' اور هر علم و فن میں تمام تر دار و مدار متاخرین پر هے - یہ لوگ محض حاطب اللیل تھے' اور چند کتابوں سے رطب ویابس روایات کو کسي ترتیب تازہ کے ساتھہ جمع کردینا هي انکي قوۃ تصنیف کا سدرۃ المنتہی تھا -

میں نے دو مرتبہ " قصّاص و واعظین " کا لفظ کہا' یعنی مذهبي قصص و حکایات سے گرمي محفل کا کام لینے والے. واعظ - في الحقیقت یہ طبقہ همارے یہاں ابتدا سے سرچشمۂ موضوعات' و مبدء جمیع اقسام افتراء و مکذوبات' و ینبوع خرافات و حکایات رها هے - یہ لوگ اپنے وعظ و بیانات کو انظار عوام میں دلفریب و پر کشش بنانے کیلیے مجبور تھے کہ قصص و حکایات کي تلاش و جستجو میں رهیں' اور اگر میسر نہ آئیں تو خود وضع کریں : یکتبون بایدیهم ثم یقولون هذا من عند اللہ • پھر یہ لوگ اس طرح کي تمام روایتوں کو شاعرانہ اغراق و تغلیب' اور داستان طرازانہ اضافۂ و تحشیہ کے ساتھہ اپني مجلسوں میں بیان کرتے تھے اور رفتہ رفتہ مرض متعدي هوجاتا تھا -

…نہیں - تیسری روایت میں خود تصریح کردی ہے کہ " بسند ضعیف " لیکن راوی کے اس انکسار طبع پر ہم قانع نہیں ہوسکتے ' کیونکہ یہ روایت ضعیف ہی نہیں بلکہ سرے سے موضوع ہے - روایت خود حضرت عباس سے ہے جو بطور جملۂ معترضہ کے اغاز حدیث میں کہتے ہیں : ولد اخي عبد الله ' وھو اصغرنا (میرا بھائی عبد اللہ پیدا ہوا اور وہ ہم تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا) صرف یہی جملۂ معترضہ اس روایت کے موضوع ہونے کیلیے ایک محکم اندرونی شہادت ہے ' کیونکہ بالاتفاق یہ مسلم ہے کہ حضرت عبد اللہ ' حضرت عباس سے بڑے تھے نہ کہ چھوٹے -

حافظ ابن عبد البر (الاستیعاب في معرفة الاصحاب) میں لکھتے ہیں:

(عباس بن عبد المطلب) عم رسول الله یکني ابا الفضل بابنه الفضل ' وکان العباس اسن من رسول الله بسنتین و قیل بثلاث سنین - (دیکھو کتاب مذکور جلد ۲ - صفحہ - ۴۹۷ -)	عباس بن عبد المطلب آنحضرت کے چچا ' اپنے لڑکے فضل کی نسبت سے ابو الفضل کنیت رکھتے تھے - انکی عمر آنحضرت سے صرف دو برس زائد تھی اور بعض نے کہا ہے کہ تین برس -

جب خود حضرت عباس کی عمر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صرف دو تین برس زیادہ تھی ' تو آپکے والد سے کیونکر بڑے ہوسکتے ہیں ؟

معلوم ہوتا ہے کہ جس نادان نے یہ قصہ گڑھکر حضرت عباس کی طرف منسوب کیا ہے ' یا تو اس غریب کو اسکی خبر نہ تھی ' یا جانتا تھا اور روایت کو معتبر بنانے کیلیے قصداً یہ ٹکڑا داخل کردیا تاکہ ضمناً ایک دوسرا مغالطہ دیکر روایت کو انقطاع سے محفوظ ثابت کردے - فکفی بذلک کذبه و بهتانه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمه ' و من کذب علیه متعمداً فلیتبؤ مقعده فی النار -

(۳) ایک سب سے بڑی دلیل واضح ان روایات واھیہ کے نا قابل اعتبار ہونے کی یہ ہے کہ خود (حافظ ابو نعیم) نے (دلائل النبوۃ) میں ان روایات کو نقل نہیں کیا (۱) حالانکہ اسمیں ہر طرح کی ضعیف و منکر روایتیں بلا تامل جمع کردی ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ خود حافظ موصوف کے نزدیک یہ روایات اسدرجہ واضح طور پر موضوع تھیں ' کہ وہ ضعیف و منکر روایتوں میں بھی انہیں نہ لے سکے ' اور با وجود انکے مذاق میں سب سے بڑے ذخیرۂ دلائل و اعلام نبوت ہونے کے ' مجبوراً چھوڑ دینا پڑا -

(۴) لیکن ان سب سے بڑھکر ایک برھان قاطع اور شہادت واضح (جو في الحقیقت ان روایات کے موضوع ہونے کا اخری فیصلہ کردیتی ہے) یہ ہے کہ خود حافظ سیوطی (خصائص کبری) میں تیسری روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

هذا الاثر و الاثران قبله ' فیها نکارة شدیدة ' ولم اورد فی کتابی هذا أشد نکارة منها ولم تکن نفسي تطیب بایرادها (فتامل) لکني تبعت الحافظ ابا نعیم في ذلک ! (خصائص کبری جلد ۱ - صفحہ - ۴۹)	یہ روایت اور اس سے قبل کی جو دو روایتیں ہیں ' تو ان سب میں نہایت سخت و شدید انکار و قباحت ہے اور با وجود انکے اشد شدید انکار کے میں نے اس کتاب میں جو درج کیا ' تو میرا دل اس امر کو پسند نہیں کرتا تھا مگر میں نے محض حافظ ابو نعیم کی پیروی کے خیال سے ایسا کردیا -

حافظ (سیوطی) ہر طرح کی رطب و یابس روایتوں کے جمع کرنے بلکہ انسے استدلال کردینے میں جس درجہ بے احتیاط اور تساہل پیشہ ہیں ' وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں - لیکن ان روایات کی لغویت کا یہ حال تھا کہ وہ بھی باین همه تساهل چپ نہ رہسکے ' اور بے اختیار ہوکر انکار شدید کے ساتھہ اسکی معذرت کرنی پڑی کہ محض حافظ (ابو نعیم) کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا ہوں !

وہ لکھتے ہیں کہ میرا جی نہیں چاھتا تھا کہ ان روایتوں کو درج کروں - غور کیجیے کہ جن روایتوں کے درج کرنے سے حافظ سیوطی کی طبیعت بھی اعراض کرے ' وہ کس درجہ واھی و مزخرف ہونگی ؟

اجکل مناقب و فضائل اور واقعات و سیر میں مدعیان فن کی انتہائی سرحد حافظ سیوطی و اقرانہ ہیں - لیکن یہ کیسا دلچسپ اقرار خود حافظ موصوف کا ہے کہ میں ہر طرح واھی و منکر روایتیں لوگوں کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا ہوں فتاملوا و تفکروا ولا تغروا باصحاب العمائم العجراء اذ قررها و اجازوها ' ان هم الا اصحاب اوهام و شقاشق یتقربون بها من العوام -

کسر ایوان کسری وغیرہ

آپکے اکثر سوالات کا جواب ان روایات کی بحث میں آگیا ' نیز بعض غیر مسئول عنہ امور کا بھی ' لیکن ابھی ایک چوتھی روایت باقی ہے ' جسمیں اتشکدہ ایران کے بجھہ جانے ' قصر نوشیرواں کے کنگوروں کے گرنے ' کاھنوں کے پر اسرار و عجائب اظہارات اور ایک خطبہ کہانت کا ذکر کیا گیا ہے -

یہ روایت بھی پورے دو صفحہ کی ہے - سیوطی نے (خصائص) میں اور حافظ ابو نعیم نے (دلائل) میں اسکو درج کیا ہے - اگر نقل کروں تو پورے دو کالم مطلوب ہوں - خلاصہ مضمون یہ ہے کہ " آنحضرت کی ولادت کی رات کسری کے ایوان میں زلزلہ محسوس ہوا ' اسکے ۱۴ - کنگورے گرگئے ' ایران کی وہ آگ جو ہزار سال سے نہیں بجھی تھی ' بجھہ گئی ' بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا ' نوشیرواں نے وزرا اور موبدوں کو جمع کرکے اسکی وجہ پوچھی - انہوں نے کہا کہ ہم نے بھی خواب دیکھا ہے ' عرب میں کوئی انقلاب ہونے والا ہے - اسپر نوشیرواں نے نعمان بن منذر کے نام خط لکھا کہ عرب سے ایک ایسا شخص بھیجدو جو میرے ہر سوال کا جواب دے ' نعمان نے (عبد المسیح) نامی ایک کاھن کو بھیجا ' لیکن اس نے اپنے سے زیادہ عالم (سطیح) کاھن شام کو بتلایا ' اور نوشیرواں کے سوالات لیکر وہ اسکے پاس گیا (سطیح) مرض الموت میں گرفتار تھا - (عبد المسیح) نے کہانت آمیز اشعار پڑھے ' اور جب اس نے سر اٹھایا تو کہا : " تهوي الی سطیح ' و قد اوفي علی الضریح ' بعثک ملک بني سا سان ' لارتجاس الایوان ' و خمود النیران ' و رویا الموبذان ' رای ابلا صعابا ' تقود خیلا عرابا ' وغیرہ وغیرہ " لیکن سطیح مرگیا اور جواب کی مہلت نہ پائی " (۱)

لیکن یہ روایت بھی قطعاً نا قابل اعتنا ہے - اسکا راوی اول (مخزوم ابن ھانی) ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے - خود حافظ سیوطی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

قال ابن عساکر : حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث ابن مخزوم عن ابیه ' تفرد به ابو ایوب البجلي (جلد اول صفحہ - ۵۱)	ابن عساکر نے اسکی نسبت کہا ہے کہ حدیث غریب ہے جسکو سواے ابن مخزوم کے اور کسی نے روایت نہیں کیا ہے -

اس روایت کے واقعات بہ تغیر الفاظ و حذف و اضافۂ بعض امور ' فضائل و حکایات کی کتابوں میں بکثرت ملتے ہیں ' لیکن ان سب کی بنیاد یہی روایت ہے ' والعبرة بما یروي المحدثون ' لا بما یهذي به القصاصون الکاذبون -

(۱) دلائل النبوۃ دائرۃ المعارف حیدر اباد میں چھپ گئی ہے - اسکے پہلے حصے کے صفحہ (۳۲) میں (تزویج امنہ) کا پورا باب دیکھہ جایئے ' بہت سی روایات ضعیفہ و واھیہ درج ہیں مگر ان روایات کا پتہ نہیں ! منہ -

(۱) پوری روایت کیلیے دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۴۱ - اور خصائص جلد اول صفحہ - ۴۹ - کو دیکھیے - منہ

الزمرد و اجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن بصري و ابصرت تلك الساعة مشارق الارض و مغاربها * * * ثم رأيت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتى غشيته فغيب عن وجهي و سمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد شرق الارض و غربها و ادخلوه البحار ليعرفوه باسمه و نعته و صورته " * * * * ثم تجلت عنه في اسرع وقت فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض و تحته حريرة خضراء و قد قبض على ثلاثة مفاتيح من اللؤلؤ الرطب و اذا قائل يقول " قبض محمد علي مفاتيح النصرة و مفاتيح الريح و مفاتيح النبوة " ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل و خفقان الاجنحة حتى غشيته فغيب عن عيني ' فسمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد الشرق و الغرب و علي مواليد النبيين ' و اعرضوه على كل روحاني من الجن و الانس و الطير و السباع " * * * * و اذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق من فضة و في يد الثاني طست من زمرد اخضر و في يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه ' فغسله من ذلك الابريق سبع مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم و لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم رده الي "

(۳) بروایت حضرت عباس

و اخرج ابو نعیم بسند ضعيف عن العباس قال لما ولد اخي عبد الله و هو اصغرنا * * * * * * فلما ولدت آمنة قلت لها ما الذي رأيت في ولادتك ؟ قالت " لما جاءني الطلق و اشتد بي الامر سمعت جلبة و كلاما لا يشبه كلام الآدميين ' ورأيت علما من سندس على قضيب من ياقوت قد ضرب ما بين السماء و الارض * * * * ورأيت قربي سربا من القطاء قد سجدت له و نشرت اجنحتها ورأيت تابعة سعيرة الاسدية قد مرت وهي تقول ما لقي الاصنام و الكهان من ولدک هذا هلكت سعيرة و الويل للاصنام ورأيت شابا من اتم الناس طولا و اشدهم بياضا ' فاخذ المولود مني ' فتفل في فيه ' و معه طاس من ذهب فشق بطنه شقا ' ثم اخرج قلبه فشقه شقا ' فاخرج منه نكتة سوداء فرمى بها ' ثم اخرج صرة من حرير اخضر ففتحها فاذا فيها شيء كالذريرة البيضاء فحشاه ثم اخرج صرة من حرير ابيض ففتحها فاذا فيها خاتم فضرب على كتفه كالبيضة و البسه قميصا " فهذا ما رأيت - (۱)

لیکن یه تینوں روایتیں قطعاً بے اصل هیں ' بوجوہ ذیل :

(۱) حافظ (ابو نعیم) پانچویں صدي کے حفاظ حدیث میں سے هیں - (ذهبي) نے انکو تیرهویں طبقه کے ذیل میں شمار کیا هے اور (تذکرہ) میں مفصل ترجمه لکھا هے - انکي جلالۃ مرتبۃ سے انکار نہیں ' لیکن کیا کیجیے که یه اُن لوگوں میں هیں ' جنکي نسبت مسلم هے که فضائل و معجزات میں رطب و یابس اور ضعیف و موضوع هر طرح کي حدیثیں درج کر دیا کرتے تھے - یا تو یه حسن اعتقاد کي وجه سے تھا ' یا پھر اعتماداً علی الناس ' که لوگ خود درجۂ صحت و ضعف کو تحقیق کرلینگے - یہاں تک که (علامۂ ابن تیمیه) کو ابو الشیخ اصفهاني کے ذکر میں لکھنا پڑا :

و فیها احادیث کثیرة قویة صحیحة و حسنة و احادیث کثیرة ضعیفة و موضوعة * * * و کذلک ما یرویه ابو نعیم في " فضائل الخلفا " في کتاب مفرد في اول حلیة الاولیا (کتاب التوسل) (۱)	اور اسمیں بہت سي حدیثیں هیں جو قوي و حسن هیں اور بہت سي ضعیف و موضوع هیں * * یہي حال اُن احادیث کا هے جو ابو نعیم نے خلفا کے فضائل میں بصورت ایک مستقل کتاب کے روایت کي هیں (حلیه الاولیا) کے ابتدا میں -

علامۂ (ابن تیمیه) کي شهادت پر شاید بعض پرستاران سبکي و ابن حجر مکي چیں بجبیں هوں ' مگر یه واضح رهے که علامۂ موصوف کے رسوخ حدیث ' و حفظ و ضبط ' و اتقان فن کا وہ ارفع و اعلی مقام هے ' جس سے انکے سخت سے سخت مخالف کو بھي کبھي انکار کي جرأت نہو سکي - حدیث "کنت نبیاً و ادم بین الماء و الطین" کو (ان الفاظ کے ساتھه) علامۂ موصوف نے موضوع لکھا تھا - حافظ ابو الخیر (سخاوي) ایک فتوے میں بحث کرتے هوے لکھتے هیں : " اس بارے میں ابن تیمیه کے علم واسع اور حفظ حدیث پر اعتماد کر لینا ' اعتماد کیلیے کافي هے جسکا موافق و مخالف ' دونوں کو اقرار هے "

سخاوي کا یه قول (زرقاني) نے مواهب کي شرح میں نقل کیا هے (۲)

سب سے زیادہ یه که حافظ (ذهبي) کا قول اس موقع پر یاد کر لینا چاهیے جو کہتے هیں که : ما رایت اشد استحضاراً للمتون و عزوها منه ' و کانت السنة بین عینیه و لسانه بعبارة رشیقة و عین مفتوحة !

حافظ (ابو نعیم) کے اس تساهل ' موضوعات پر سکوت ' اور نقل و جمع روایات میں بے احتیاطي کي شکایت صرف علامۂ موصوف هي کو نہیں هے ' بلکه اس سے بھي بڑھکر ثبوت واضح اسکے لیے موجود هے - یہي حافظ ذهبي ' جنہوں نے تذکرہ میں انکا ترجمه لکھا هے (میزان) میں حافظ (ابو نعیم) اور انکے معاصر (ابن منده) کے باهمي طعن و قدح کا ذکر کرتے هوے لکھتے هیں :—

لا اقبل قول کل منهما في الاخر ' و هما عندي مقبولان لا اعلم ذنبا اکبر من روایتهما الموضوعات ساکتین علیها !	میں ان دونوں میں سے کسي کے طعن کو دوسرے کے حق میں قبول نہیں کرتا میرے نزدیک دونوں مقبول هیں - مجھے ان دونوں کا گناہ اس سے بڑھکر تو اور کوئي نہیں معلوم که وہ جھوٹي حدیثیں روایت کرتے هیں اور اسکي نسبت سکوت اختیار کرلیتے هیں !

حافظ (ذهبي) کے نزدیک یه غفلت انکي مقبولیت میں خلل انداز نہیں ' لیکن افسوس که اسي خطرناک مقبولیت نے اُن موضوعات و حکایات کو قوم میں پھیلادیا ' جنکي وجه سے آج اسلام کو شرمندۂ اغیار ' اور هدف طعنۂ مخالفین و اجانب بننا پڑتا هے !

(۲) اب ان روایات پر نظر ڈالیے ' میں اس وقت اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاهتا که درایۃً انکے مطالب کس درجه قابل اعتراض و انکار هیں ؟ کیونکه کہه چکا هوں که پہلي چیز نفس روایت کي صحت و عدم صحت هے -

ان روایات میں پہلي روایت (عمرو ابن قتیبه) سے هے - وہ کہتے هیں که میں نے اپنے والد سے سنا " وکان من اوعیة العلم " ! انھوں نے اپنے والد کي فضیلت علمي تو بیان کردي ' لیکن کچھه نہیں معلوم که انھوں نے یه واقعه کیونکر معلوم کیا اور کس اعتماد پر بیان کر رهے هیں ؟ ذکر ولادت کي اکثر روایتیں منقطع هیں (یعنے واقعه تک راوي کا سلسله نہیں پہنچتا) لیکن یه روایت منقطع روایات میں بھي بدترین منقطع هے - دوسري روایت کے راوي اول حضرت (ابن عباس) هیں ' لیکن ابن عباس واقعه ولادت نبوي کے پچاس برس بعد پیدا هوے هیں ' نہیں معلوم انھوں نے کس سے سنا اور پھر باقي روایت کا

---

(۱) هم نے ان تینوں روایتوں کا بہت سا حصه چھوڑدیا اور ترجمه بھي نہیں کیا ' کیونکه اس سے مضمون بہت بڑھجاتا اور الهلال میں صفحات معدود - ان روایات میں وہ تمام واقعات وقت ولادت ' جو عام طور پر مولود کي کتابوں میں بیان کیے جاتے هیں ' موجود هیں اور جنکي نسبت آپنے سوال کیے هیں نیز اور بھي بہت سے عجایب و خوارق بیان کیے گیے هیں - منه

(۱) اس راے کو علامه ابن تیمیه نے کتاب التوسل میں لکھا هے ' لیکن یه کتاب اسوقت میرے پاس موجود نہیں هے - مولانا شبلي نعماني نے دیباچۂ سیرۃ نبوي نمبر (۳) مطبوعه الهلال میں اس عبارت کو نقل کیا هے اور صفحه (۹۹) کا حواله دیا هے - باقي کتابیں پیش نظر هیں - منه

(۲) زرقاني کا یه مقام میں نے دیکھا هے اور یاد هے لیکن اس وقت تلاش کرنا چاها تو جلدي میں نه نکال سکا - منه

جلد بے دل نہ کردیتے - سب سے زیادہ اس خبر نے قصر سلطانی میں ایک عام برهمی پیدا کردی که " کامل پاشا سلطان المعظم کو قسطنطنیه چهوڑ دینے اور قدیم ایشیائی پایۂ تخت عثمانی (بروسه) چلے جانے کا مشورہ دے رہا ہے " !

فی الحقیقت کامل پاشا نے اسکی پوری سعی شروع کردی تھی که جنگ کے آنے والے خطرات اور قسطنطنیه پر بلغاری قبضے کا خوف دلاکر سلطان المعظم کو ترک قسطنطنیه کیلیے راضی کرلے ' اور اس طرح تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ ذلت بخش ' اور چالیس کروڑ چہروں کو روسیاہ کرنے والا حادثه ' اسکی ملکی خیانت کی تکمیل کے ساتھ ظاہر ہوجاے -

صلح کی گفتگو ہوچکی تھی ' لیکن ابھی عرش خلافت کی قبر (سینٹ جیمس) لنڈن میں نہیں کھودی گئی تھی ' وہ سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا : " حالات بدل گئے ' اب اسکے سوا چارہ نہیں که جلالة ماب قسطنطنیه کی حفاظت کو الله کے سپرد کریں اور جہاں تک جلد ممکن ہو ' تمام خاندان خلافت کو لیکر اپنے قدیمی پایۂ تخت میں تشریف لیجائیں ' یه مشورہ دینے کیلیے میں مجبور ہوں ' کیونکه آنے والے وقت کو دیکھنا نہیں چاہتا "

یه کیا کہه رہا تھا ؟ یه آٹھه سو برس کے تخت حکومت کو چهوڑ کر نامردانه فرار کا مشورہ اُس شخص کو دے رہا تھا ' جسکے ایک بزرگ (سلطان مراد) نے جنگ (قوصوہ) کے معرکے میں اس طرح جان دی تھی که جانکنی کے وقت بھی اپنی پالکی کو میدان جنگ سے ہٹنے نہیں دیا !

جبکه یه کہه رہا تھا ' تو یقینا اسکے اندر سے صلیبی امیدوں کا شیطان [illegible] بول رہا تھا - جن امیدوں کو آج صدیوں سے یورپ میدان جنگ میں پورا کرنا چاہتا ہے ' یه کہه رہا تھا ' تاکه اسے بغیر ایک مسیحی قطرہ خون کے رائگان کیسے پورا کردے -

آہ ! یه چاہتا تھا که قسطنطنیه کا وہ تخت ' جو آٹھه صدیوں سے کبھی خالی نہیں ہوا ' خالی ہو جاے !

مگر کامل پاشا ' جسکی رگوں کی زندگی ڈھائی ہزار برس کی ایک مغضوب الہی اور تاج و تخت سے محروم قوم کے خون سے پرورش پارہی تھی ' اُس عثمانی خون کی حرارت کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا جسکا گھر آٹھه سو برس سے صرف تاجدار سروں اور شمشیر بکف ہاتھوں ہی میں رہا ہے - غالباً یه پہلا موقعه تھا که سلطان المعظم کو کامل کا چہرہ بغیر کسی نقاب کے نظر آیا - انہوں نے صاف کہدیا که " اس مشورے کی تعمیل محال ہے " !

اس اثنا میں بلغاریا بھی صلح کیلیے طیار ہوگئی تھی که اپنی کمزوری کو التواے جنگ کے پردے میں چھپاے - یکایک مشہور ہوا که کامل پاشا سخت سے سخت شرائط کے ساتھه بھی صلح کی سلسله جنبانی کر رہا ہے -

یه حالت دیکھکر اتحاد و ترقی کے ممبروں نے عرض و التجا کی انتہائی کوششیں شروع کردیں - سلطان المعظم کامل پاشا کی طرف سے افسردہ خاطر ہو چکے تھے ' لیکن مشکل یه تھی که وہ پوری کوشش کے ساتھه حالات سے انکو بے خبر رکھتا تھا ' اور یقین دلاتا تھا که دول یورپ نے صلح کو منظور کر کے انکے تاج و تخت کو بچالیا ہے ' اور اب اگر اسکے ماننے میں تامل ہوا تو پھر کوئی صورت بچنے کی نہیں ' اسلیے مقدم کام یه تھا که کسی طرح سلطان المعظم کو اصل حال سے با خبر کیا جاے -

انجمن اس سے پہلے سلطان المعظم سے عرض حال کرچکی تھی اور دیکھه چکی تھی که کامل پاشا کے تسلط سے یه طریقه بھی مفید مطلب نہیں ' پس اس نے قصر سلطانی کی طرف توجه کی اور شہزادگان سلطانی کو اپنا ہم خیال بنانا چاہا -

اس سعی میں سب سے زیادہ جس شخص نے حصه لیا وہ وارث خلافۃ عثمانی : شہزادہ یوسف عز الدین ولی عہد دولت علیه تھے -

انہوں نے تمام شہزادگان قصر کو جمع کیا اور موجودہ وزارت کی ملک فروشیوں کی خبر دی - انکو یقین دلایا که اتحاد و ترقی ہی اس وقت ایک جماعت ہے جو ملک کو اس ورطۂ ہلاکت سے نجات دیسکتی ہے - انہوں نے خاص طور پر اس طرف توجه دلائی که کامل پاشا نے سلطان المعظم کو قسطنطنیه چهوڑ دینے کا مشورہ دیا تھا ' اور اب ترکی کی طرف سے صلح کی درخواست کرکے ذلت کی تکمیل کرنا چاہتا ہے - انہوں نے کہا که " اگر واقعی حالت ویسی ہی نازک اور مخدوش ہے ' جیسی که یه بوڑھا وزیر ظاہر کرتا ہے ' تو پھر اس وقت اس شہر محبوب و مقدس کو ہماری سب سے زیادہ ضرورت ہے تا که ہم اپنے آخری قطرہ خون تک دشمنوں سے اسکو بچائیں - یه کیا ہے که ہمکو ' ہم محمد فاتح اور بایزید یلدرم کی اولاد کو ' مشورہ دیا جاتا ہے که نامردانه ملک اور قوم کو چهوڑ کر فرار کر جائیں ؟ "

اس مجلس کا نتیجه یه نکلا که تمام شہزادوں اور خاندان سلطانی کے اعضا نے حلف اٹھایا که وہ آج سے انجمن کے ساتھه ہیں - عزت ملک کیلیے اپنی پوری قدرت صرف کرڈالیں گے اور موجودہ وزارت کے ارادوں کو کامیاب نه ہونے دینگے -

پرنس یوسف عز الدین کے خدمات کے حاصل ہوجانے سے انجمن کی کوششوں میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی - انہوں نے سب سے پہلا کام یه کیا که سلطان المعظم سے ایک قومی وفد کی باریابی کی اجازت لیلی ' جو دو گھنٹے کے بعد انکی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا - یه وفد انجمن اتحاد و ترقی کے روساء اور مختلف وکلاے ملت سے مرکب تھا ' اور اسکے رئیس شیخ (موسی کاظم آفندی) سابق شیخ الاسلام تھے -

اس وفد نے حاضر ہوکر قوم کی طرف سے حسب ذیل معروضات پیش کیں :—

(۱) اس وقت تک جسقدر شکستیں دولت عثمانیه کو ہوئی ہیں ' وہ دفتر جنگ کی غفلت ' فوج کی بے سر و سامانی ' غذا کی بد نظمی ' اور با قاعدہ سپاہ کی عدم موجودگی کی وجه ہوئی ہیں - لیکن اب رفته رفته حالت درست ہوتی جاتی ہے ' اور باوجود ہر طرح کی بے سروسامانیوں کے پھر بھی عثمانی فوج نے بلغاریا کی قوت کو سخت مجروح و مضروب کردیا ہے - پس جنگ کا ہمارے لیے اصلی وقت یہی ہے ' اگر ایک ہفتے تک ہم جنگ اور قائم رکھه سکے ' تو صوفیا تک ہمارا کوئی مزاحم نہوگا - ایسی حالت میں باب عالی کا صلح کی درخواست میں شریک ہونا سخت غلطی ' اور ملک و ملت کی اخری عزت کو خاک میں ملانا ہے - ہم نے جنگ سے پہلے ریاست ہاے بلقان کے مطالبات کو ذلت کے ساتھه ٹھکرا دیا تھا ' اب بھی ہم کو چاہیے که خواہ کچھه ہی ہو ' لیکن جبتک تلوار کا قبضه ہاتھه میں ہے ذلت کا سر نه جھکائیں -

جلالت ماب کو یقین دلایا گیا ہے که صلح کے بغیر چارہ نہیں ' مگر ہم نہیں سمجھه سکتے که ایسا سمجھنے کی کیا وجه ہے ' جبکه آستانے سے لیکر شتلجا تک ہمکو عثمانی افواج کا ایک سمندر متلاطم نظر آرہا ہے ؟ اگر با ایں همه صلح کا ارادہ کر ہی لیا گیا ہے ' تو خدا کیلیے اسمیں اسقدر جلدی نه فرمائیے ' اور کم از کم ایک مرتبه اپنی موجودہ قوت کا صحیح اندازہ فرما لیجیے - تمام قوم کی خواہش ہے که ایک کمیشن تحقیقات کیلیے منظور کیا جاے ' جسکے ممبر محمود شوکت پاشا ' عزت پاشا ' ناظم پاشا ' عادل بے ' اور شیخ الاسلام ہوں ' اور اسے جلالت ماب شتلجا روانه فرمائیں تاکه وہاں کی فوجی حالت و قوت کا پوری تحقیق کے ساتھه معائنه کرے ' اور دیکھے که اینده جنگ جاری رکھی جاسکتی ہے یا نہیں ؟

نامورانِ غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

—:*:—

(۲)

پرنس یوسف عزالدین ولی عهد خلافة علیه
و نامور رکن انقلاب

— * —

(مقتبس از بعض مکاتیب آستانۂ علیه)

— * —

(۲۹) جنوري کي اشاعت کے بعد هم کو اس انقلاب کي نسبت اور کچهه لکهنے کي مهلت نهیں ملي - حالانکه حالات وافر اور معلومات مزید قابل تذکره هیں -

انساني اعمال کي انتهائي سرحد سعي و جهد سے زیاده نهیں هے ' نتائج پر حکومت کبهي بهي اسے نهیں ملي ' پس موجوده معاملات کے خاتمے کي نسبت کوئي پیشین گوئي نهیں کي جاسکتي - تاهم اس وقت نازک میں عزت ملک و ملت کیلیے ان ملت پرستان غیور نے جو کچهه کیا ' اسکي عظمت و اجلال همیشه غیر متغیر اور لا زوال رهے گي - وه ایک قابل احترام عمل تها ' جو شروع بهي هوا اور پورا بهي هوگیا ' اور اب اپني تکمیل کیلیے نتایج مستقبله کا محتاج نهیں هے - اسکا مقصد سربسجود حکومت کو ایک بار عزت و سربلندي کے ساتهه کهڑا کر دینا تها ' اور جس وقت (انور بے) قصر وزارت کے اندر فاتحانه داخل هوا اور پهر فاتحانه نکلا تو یقین کیجیے که اسکے جسد ناتوان کے اندر هي انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے اس فرض و مقصود کو پورا بهي کردیا - اسکي سعي کي ابتدا اور مقصد کي تکمیل ' دونوں ایک هي ساعت میں انجام پاے - پس اب کوئي انتظار نهیں هے جو همکو اس انقلاب سے اچهے نتائج دیکهنے کي توقع دلاے ' اور هم اسکے کارنامهاے عزم و همت کے اعتراف سے غافل رهیں -

* * *

البته هم اس سے غافل نهیں که ناظرین کے ذهن میں رهنا چاهیے که اسکي عظمت محدود ' اور وه ایک عقده دار جرم هے - پس اپني هر اشاعت کو ترتیب دیتے هوے فرض نزدیک هے که عقده بهرکے علم حالات و اخبار ناظرین کي نظر سے گذر چکے هیں ' اور اب یا انکے کسي اهم حصے پر بحث و مذاکره کي انهیں ضرورت هے ' یا ایسے معلومات کي ' جو عام ذرائع سے میسر نهیں ' اور ایسا فرض کرلینا اسکي حالت کے لحاظ سے ناگزیر هے - پس هم همیشه خاص معلومات کے پیش کرنے کی کوشش کرتے هیں ' اور معلومات کے حاصل کرنے کیلیے هماري جستجو و سعي خاموش و مشغول به کار هوتي هے ' نه که غلغله انداز و نمایش خواه - موجوده انقلاب کي نسبت بهي نهایت اضطراب سے هم اُس وقت کے پورا هوجانے کا انتظار کررهے هیں جو قسطنطنیه کي ڈاک کیلیے ضروري هے - امید هے که بهت جلد موثق ترین و مفصل تر حالات پیش کرسکیں گے -

لیکن انقلاب سے ایک هفته پیشتر تک کے بعض ضروري کوائف هیں جو ضرور هے که بالترتیب شائع کیے جائیں -



عز الملة والدین :
حضرت شهزادۂ یوسف عزالدین ولي عهد دولت عثمانیه

* * *

یاد هوگا که ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے اپنے گذشته مراسله میں لکها تها :

" هم نے ولي عهد خلافت کے ذریعه جلالة ماب کو حالات سے واقف کرنا چاها ' مگر اسکو خلع سلطاني کي کوشش سے تعبیر کیا گیا ' اور هم پر تهمت لگائي گئي که هم تخت خلافت کو اولٹ دینا چاهتے هیں ! "

یه ایک تفصیل طلب اشاره هے -

انجمن اتحاد و ترقي کے گذشته چارساله عهد اقتدار میں شاهزادگان قصر خلافت کي خواهشوں کا بهي ایک خاص نازک مسئله رها هے - یه لوگ اتحادي وزارت سے خوش نه تهے ' اور بهت سي شکایتیں بیان کرتے تهے - منجمله انکے ایک بڑي شکایت یه تهي که اتحادي وزارت نے انکي تنخواهیں گهٹا دي تهیں ' اور بیش قرار رقمیں حاصل نهیں کرسکتے تهے - سعید پاشا کی وزارت کے ساتهه جب اتحاد و ترقي کو شکست هوئي ' تو کامل پاشا کي جماعت نے اپنے نئے اقتدار کے بڑهانے میں اس واقعه سے بهي فائده اٹهایا ' اور تمام شهزادوں کي همدردي حاصل کرلي - یهاں تک که کامل پاشا کے وزیر اعظم هونے پر ایک شهزادے کے مدحیه ترکي نظم بهي لکهي گئي -

مگر واقعات میں جلد جلد تبدیلي شروع هوگئي اور جنگ کے سریع التغیر تعیرات نے ارادوں اور مقصودوں کے چهرے بے نقاب کردیے - پے درپے شکستوں کے ظهور ' وزارت کے ترساهل ' یورپ پر اعتماد ' کامل پاشا کي بزدلي ' ذلت بخش درخواست صلح ' اور جنگ کي طیاریوں کي موقوفي ' یه واقعات ایسے نه تهے ' جو انکو بهت

مقالات

تراجم احوال

دیباچہ

سیرۃ نبوی

—:*:—

(اثر: شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی)

—:•:—

(۴)

بقیہ "فن درایت"

—:○*○:—

سخت فروگذاشت یہ ہوئی کہ روایت کے اصول و قواعد میں نوعیت واقعہ کے اثر کا خیال نہیں کیا گیا' یعنی یہ نہیں ملحوظ رکھا گیا کہ واقعہ کی نوعیت کے بدلنے سے شہادت اور روایت کی حیثیت کہاں تک بدل جاتی ہے؟ مثلاً ایک شخص جو ثقہ ہے' ایک ایسا معمولی واقعہ بیان کرتا ہے جو عموماً پیش آتا ہے اور پیش آسکتا ہے' تو بے تکلف یہ روایت تسلیم کے قابل ہے' لیکن فرض کرو وہی راوی ایسا واقعہ بیان کرتا ہے جو غیر معمولی اور تجربۂ عام کے خلاف ہے' نیز گرد و پیش کے واقعات سے مناسبت نہیں رکھتا' تو اب راوی کی معمولی درجہ کی ثقاہت کافی نہیں ہوسکتی' بلکہ اُس کو معمولی درجہ سے زیادہ عادل' زیادہ محتاط' زیادہ نکتہ داں ہونا چاہیے -

اس نکتہ کے ملحوظ نہ رکھنے سے روایت کے اکثر قاعدوں میں تعمیم قائم کرلی گئی' اور اس سے بہت سی غلطیاں پیدا ہوگئیں -

مثلاً ایک بحث یہ ہے کہ روایت کرنے کے لئے کسی عمر کی قید ہے یا نہیں؟ اکثر محدثین کا مذہب ہے کہ ۵ - برس کا لڑکا' حدیث کی روایت کرسکتا ہے - محدثین کا اس پر استدلال یہ ہے کہ محمود بن الربیع ایک صحابی تھے' آنحضرت کے وقت وہ پانچ برس کے تھے - آنحضرت نے ایک دفعہ اظہار محبت کے طور پر ان کے مونہہ پر کلی کا پانی ڈالدیا تھا - اس واقعہ کو انہوں نے جوان ہوکر لوگوں سے بیان کیا' اور سب نے یہ روایت قبول کرلی - اس سے ثابت ہوا کہ ۵ - برس عمر کی روایت مقبول ہے (۱) محدثین کا یہ بھی استدلال ہے کہ اگر بلوغ کی قید لگائیں' تو بہت سے صحابہ کی روایتیں چھوڑ دینی پڑیں گی - حضرت عبد اللہ بن عباس آنحضرت کے وفات کے وقت ۱۴ - ۱۵ - برس کے تھے - عبد اللہ بن زبیر ۹ - ۱۰ - برس کے - نعمان بن بشیر ۸ - برس کے - اسی طرح سائب بن یزید' عبد اللہ بن جعفر' سیور بن مخرمہ' سلمہ بن مخلد' عمرو بن ابی سلمہ' یوسف بن عبد اللہ بن سلام' ابو طفیل وغیرہ نے کم عمری میں آنحضرت سے حدیثیں سنی تھیں -

اس کے برخلاف' بعض محدثین کی راے ہے کہ کم سن کی روایت قابل حجت نہیں' فتح المغیث میں ہے:

ولکن قد منع قوم القبول هنا ای فی مسئلة الصبي خاصة' فلم یقبلوا من تحمل قبل البلوغ لان الصبي مظنة عدم الضبط وهو وجه للشافعية * * * وکذا کان ابن المبارک یتوقف في حديث الصبي (صفحہ ۱۶۴)

لیکن بعض لوگوں نے بچہ کے متعلق روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے' ان لوگوں کے نزدیک وہ روایت مقبول نہیں جو سن بلوغ سے پہلے کی گئی ہو' کیونکہ بچہ کی نسبت احتمال ہے کہ اسنے روایت کو اچھی طرح محفوظ نہ رکھا ہوگا - شافعیہ کے لیے یہی ایک دلیل ہے - اسیطرح عبد اللہ بن مبارک بچہ کی روایت کے قبول کرنے میں تامل کرتے تھے -

لیکن یہ رائیں صحیح نہیں' بے شبہہ ۵ - برس کا بچہ اگر یہ واقعہ بیان کرے کہ میں نے فلاں شخص کو دیکھا تھا' اُس کے سر پر بال تھے' یا وہ بوڑھا تھا' اُس نے مجھہ کو گودیوں میں کھلایا تھا' تو اس روایت میں شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں - لیکن فرض کرو' وہی بچہ یہ بیان کرتا ہے کہ فلاں شخص نے فقہ کا یہ دقیق مسئلہ بتایا تھا' تو شبہ ہوگا کہ بچہ نے صحیح طور سے مسئلہ کو سمجھا بھی تھا یا نہیں؟

فقہا نے اس نکتہ کو ملحوظ رکھا ہے - چنانچہ فتح المغیث میں شرح مہذب سے نقل کیا ہے:

قبول اخبار الصبي المميز فيما طريقه المشاهدة بخلاف ما طريقه النقل كالافتاء ورواية الاخبار ونحوه (نسخہ مطبوعہ لکھنو صفحہ ۱۲۲)

باتمیز لڑکے کی روایت اُن واقعات کے متعلق مقبول ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہوں' لیکن جو باتیں نقلیات میں داخل ہیں' مثلاً فتوی یا حدیث کی روایت کرنا' تو اِن میں مقبول نہیں -

لیکن محدثین نے اِس اصول کو عموماً نظر انداز کیا: فتح المغیث میں ہے:

ثم الضبط نوعان: ظاهر و باطن فالظاهر ضبط معناه من حيث اللغة' والباطن ضبط معناه حيث يتعلق الحكم الشرعي به وهو الفقه' ومطلق الضبط الذي هو شرط في الراوي هو الضبط ظاهرا عند الاكثر' لانه يجوز نقل الخبر بالمعنى تهمة تبديل المعنى روايته قبل الحفظ او قبل العلم حين سمع ولهذ المعنى قلت الرواية عن اكثر الصحابة لتعذر هذا المعنى قال وهذا الشرط وان كان على ما بينا فان اصحاب الحديث قل ما يعتبرونه في حق الطفل دون المغفل فانه متى صح عندهم سماع الطفل او حضوره اجازوا روايته (صفحہ ۱۲۱)

ضبط (۱) کی دو قسم ہے: ظاہری اور باطنی' ظاہری کے یہ معنی ہیں کہ لفظ کے لغوی معنی کا لحاظ رکھا جاے' باطنی کے یہ معنی ہیں کہ شرعی حکم جس بنا پر متعلق ہے' اس کا لحاظ رکھا جاے' اس کو فقہ کہتے ہیں' لیکن جو ضبط روایت کے لیے مشروط ہے اکثروں کے نزدیک وہ صرف ظاہری ضبط ہے کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک روایت بالمعنی جائز ہے اسی بناء پر یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ روایت کے ادا کرنے میں معنی بدل جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اکثر صحابہ نے بہت کم حدیثیں روایت کیں' کیونکہ معنی کا نہ بدل جانا مشکل ہے' لیکن محدثین اس کا لحاظ نہیں کرتے بلکہ بچہ جب سنکے اور مجلس میں شریک ہونے کے قابل ہوگیا تو اس کی روایت کو جائز سمجھتے ہیں -

ایک عجیب بات یہ ہے کہ سیرت نبوی کے نہایت اہم واقعات

---

(۱) یہ پوری بحث فتح المغیث صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۶۶ میں ہے (منہ)

(۱) ضبط کا لفظ محدثین کی ایک اصطلاح ہے' جسکے معنے ہیں کسی روایت کے الفاظ اور مطلب کو اچھی طرح سمجھنا اور ادا کرنا ہے -

ادبیات

لقد کان لکم في رسول الله :

اسوه حسنه (۱)

—:○(*)○:—

افلاس سے تھا (سیدۂ پاک) کا یه حال * گھر میں کوئي کنیز نه کوئي غلام تھا
گھس گھس گئي تھیں هات کي دونوں هتیلیاں * چکي کے پیسنے کا جو دن رات کام تھا
سینه پـه مشک بھر کے جو لاتي تھیں باربار * گو نور سے بھرا تھا، مگر نیل فام تھا
اَٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے * جھاڑو کا مشغله بھي جو هر صبح و شام تھا
آخر گئیں جناب رسول خدا کي پاس * یه بھي کچھه اتفاق که واں اذن عام تھا
محرم نه تھے جو لوگ تو کچھه کر سکیں نه عرض * واپس گئیں که پاس حیا کا مقام تھا
پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضور نے : * کل کس لیے تم آئیں تھیں؟ کیا خاص کام تھا ؟
غیرت یه تھي که آپ بھي نه کچھه منھه سے کہه سکیں * (حیدر) نے ان کے منھه سے کہا جو پیام تھا
ارشاد یه هوا که " غریبان بے وطن * جن کا که صفۂ نبوي میں قیام تھا
میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں هنوز * هرچند اس میں خاص مجھے اهتمام تھا
جو جو مصیبتیں که اب اُن پر گذرتي هیں * میں اسکا ذمه دار هوں، میرا یه کام تھا
کچھه تم سے بھي زیادہ مقدم تھا اُن کا حق * جن کو که بھوک پیاس سے سونا حرام تھا "
خاموش هو کے (سیدۂ پاک) رہ گئیں * جرأت نه کر سکیں که ادب کا مقام تھا
یوں کي هر (اهل بیت) مطہر نے زندگي * یه ماجرای دختر خیر الانام تھا

(شبلي نعماني)

---

(۱) یه پورا واقع اسي تفصیل سے (سنن ابي داؤد) میں مذکور هے -

فکاهات

شذرات نظم

— * —

بلاغة سیاست کا آمد و اورد

کوئي پوچھے تو میں کہه دونگا هزاروں میں یه بات * روش (سید مرحوم) خوشامد تو نه تھي
هاں مگر یه هے، که تحریک سیاسي کي خلاف * اُن کي جو بات تھي، آورد تھي، آمد تو نه تھي

عشق آباد هند

لاکھه آزادی افکار کو روکا، لیکن * یه وہ افسوں هے که هر شخص په چل جاتا هے
عبر کمبخت تو گستاخ تھے مدت سے، مگر * اب تو کچھه آپ کے منھه سے بھي نکل جاتا هے

حرکت مذبوحي

کامیابي میں بس ایک آدہ برس باقي هے * لیگ سے سلسلۂ کانگرس باقي هے
اب بھي آجاتي هے کالج سے خوشامد کي صدا * جا چکا قافله، اب بانگ جرس باقي هے

رسّي کا بل

بیڑیاں اور تو کٹ جائیںگي کٹتے کٹتے * کوئي اس مرحلۂ سعي میں ناکام نہیں
(سوت اپل) کا یه مگر سلسلۂ بے معنے * هے وہ آغاز، که جسکا کہیں انجام نہیں

(نقاد)

تو جهوت کهتا هے ' امیرالمومنین کا دادا وهاں موجود تها ' کسي نے اُسکي بات تک نه پوچهي " مامون الرشید کو بهي اِس گستاخانه جواب پر غصه آیا مگر بات سچ تهي ' مجبوراً تحسین کرني پڑي -

تاهم یه قوي اور عالمگیر قوت بالکل بے اثر نهیں رہ سکتي تهي ' اسلیے سیرت میں اُس کے نشانات جا بجا پائے جاتے هیں - مثلاً سیرت کي کتابیں عموماً اس انداز پر لکهي گئیں ' جس طرح سلاطین کي ملکي فتوحات لکهي جاتي هیں - تاریخ نگاري کا قدیم طریقه یه تها که فتوحات اور رزمیه کارناموں کو نهایت تفصیل سے لکهتے تهے - ملکي نظم و نسق اور تمدن و معاشرت کے واقعات یا تو بالکل قلم انداز کر جاتے تهے ' یا اس طرح پراگنده اور بے اثر لکهتے تهے که ان پر نگاه نهیں پڑتي تهي - سیرت نبوي بهي اسي انداز پر لکهي گئي ' جس طرح سلاطین کي تاریخیں لکهي جاتي هیں - چنانچه سیرت کي ابتدائي تصنیفیں مثلاً سیرت موسی ابن عقبه اور ابن اسحاق ' مغازي هي کے نام سے مشهور هیں - اِن کتابوں کي ترتیب یه هے که سلاطین کي تاریخ کي طرح سنین کو عنوان بناتے هیں اور اسي ترتیب سے حالات لکهتے هیں - یه حالات تمام تر جنگي معرکه هوتے هیں اور غزوات هي کے عنوان سے داستانیں شروع کي جاتي هیں -

یه طریقه اگرچه سلطنت و حکومت کي تاریخ کے لیے بهي صحیح طریقه نه تها ' لیکن نبوت کي سوانح نگاري کے لیے تو بالکل ناموزوں هے - ممکن هے که کسي پیغمبر کو ناگزیر طور پر جنگي واقعات پیش آئیں اور ممکن هے که اِس خاص حالت میں وہ بظاهر ایک فاتح یا سپه سالار کے رنگ میں نظر آئے ' لیکن یه پیغمبر کي اصلي تصویر نهیں هے - پیغمبر کي زندگي کا ایک ایک خط و خال ' تقدس ' نزاهت ' حلم و کرم ' همدردي عام ' اور ایثار هونا چاهیے ' بلکه عین اُس وقت ' جب که اس پر سکندر اعظم کا دهوکا هو رها هو ' ژرف بین نگاهیں فوراً پہچان جائیں که سکندر نهیں ' فرشته هے ! !

ارباب سیر نے اپني دانست میں یه طریقه بهتر سمجها که عام حالات زندگي کے بعد ایک جدا باب فضائل اور محاسن کا باندهتے هیں ' اور اُس میں انحضرت کے مکارم اخلاق کو تفصیل سے لکهتے هیں ' لیکن اِس طریقه کا نتیجه یه هوتا هے که کتاب دو مختلف شخصوں کي تاریخ بن جاتي هے - معلوم هوتا هے که دونوں کے اخلاق و اوصاف بالکل الگ الگ هیں -

تمام ارباب سیر لکهتے هیں که آنحضرت نے جب (بنو نضیر) کا محاصره کیا تو حکم دیا که اُن کے نخلستان کاٹ ڈالے جائیں (قرآن مجید میں بهي اِس کا اجمالي ذکر هے) ارباب سیر یه بهي لکهتے هیں که یهودیوں نے اِس حکم کي نسبت اعتراض کیا که " یه اِنصاف اور انسانیت کے خلاف هے " یه اعتراض نقل کرکے همارے مصنفین اصلي واقعه کي حقیقت نهیں کهولتے اور بظاهر یه نظر آتا هے که جسطرح آجکل دشمنوں کے باغ اور کهیتیاں برباد کردي جاتي هیں ' اُس مقدس زمانه میں بهي یهي انداز تها -

ارباب سیر لکهتے هیں که آنحضرت کسي غزوہ کي جب طیاري کرتے تهے تو جدهر حمله کرنا هوتا تها اُس کا نام نهیں ظاهر کرتے تهے بلکه کسي اور مقام کا نام مشهور کرتے تهے - سیرت ابن هشام میں غزوہ تبوک کے ذکر میں هے -

وکان رسول الله قلما یخرج في غزوة ' الا کني عنها و اخبر انه یرید غیر الوجه الذي یصمد له

آنحضرت کا عام معمول یه تها که جب کسي غزوہ کے لیے نکلتے تهے تو نام کو چهپاتے تهے اور جدهر کا قصد هوتا تها اسکے خلاف ظاهر کرتے تهے -

یه وهي سلاطین کي مصاحبت کا اثر هے - محمد بن اسحاق جن کي کتاب پر آج اس فن کي بنیاد هے ' انهوں نے یه کتاب خلیفه منصور کے لیے لکهي تهي ' اس لیے غزوات نبوي کي نسبت بهي ایسا هي قیاس قائم کر سکتے تهے -

غزوات جس انداز میں لکهے گئے هیں ان میں بالکل شاهي تاریخوں کا انداز هے - فوجیں آراسته هوتي هیں ' بڑے بڑے نامور پهلوان میدان جنگ میں آتے هیں ' مار دهاڑ شروع هوتي هے ' تیغ و خنجر چلتے هیں ' غارت گري هوتي هے ' اسباب و مال لٹ کر آتا هے ' بیوائیں ' بچے ' بوڑهے ' گرفتار هوتے هیں اور قیدي بنائے جاتے هیں ' مغازي نبوي کي بهي بعینه یهي تصویر کهینچي جاتي هے -

سخت تعجب یه هوتا هے که بهت سے غزوات کے متعلق بخاري و مسلم وغیرہ میں ایسے واقعات موجود هیں که اگر اُن کو پیش نظر رکهه لیا جاتا ' تو غزوہ کي صورت بدل جاتي اور معلوم هوتا که جو کچهه هوا مجبوري اور حفاظت خود اختیاري تهي ' لیکن سیرت کے مصنفین نے بخاري و مسلم کو بهي ان موقعوں پر نظر انداز کردیا -

جاهلیت میں دستور تها که جب کوئي قبیله کسي قبیله پر فتح پاتا تها تو مال غنیمت میں سے چوتها حصه خود لیتا تها ' اس کے علاوہ عمده چیزیں بهي انتخاب کرکے لے لیتا تها ' اس کو صفیة کهتے تهے - همارے سیرت نگاروں نے بهي جا بجا صفیة کا ذکر کیا هے - چنانچه حضرت صفیة (حرم نبوي) کے متعلق لکها هے که وہ اِسي طرح حرم نبوي میں داخل هوئي تهیں -

غرض اس قسم کے بهت سے واقعات هیں ' جن سے ثابت هوتا هے که مصنفین ' جو سلاطین کے درباري تهے ' سلاطین هي کا نمونه پیش نظر رکهتے تهے ' اسلیے سیرت نبوي کا عام انداز بهي وهي نظر آتا هے جو شاهي تاریخوں کا هوتا هے - (لها بقیة)

مغربي دنیا میں اعلاے کلمة الله

— * —

مکرمي - السلام علیکم - میں نے هندوستان سے رخصت هوتے هوئے پیسه اخبار و زمیندار کے ذریعه اپني غرض سفر شائع کردي تهي ' اشاعت اسلام کے متعلق اگرچه میں نے کسي سے وعده کیا نه کوئي امید دلائي ' لیکن برادران ملت نے مجهے بواسطه یا بلا واسطه عنوان بالا کے ساتهه وابسته کردیا ' اور میرے متعلق صحائف اسلامي میں وہ اُمیدیں ظاهر کي گئیں ' جنکا اهل میں کبهي بهي اپنے آپکو نهیں سمجهتا - مجهے ان تحریروں کو دیکهکر یه تو خوشي هوئي که میري قوم میں بیداري اور اشاعت اسلام کا شوق هے ' میں یهاں نه کسي انجمن کي طرف سے مقرر هوکر آیا اور نه کسي مفروضه تاجر بمبئي کي جیب نے متکفل هوکر مجهے اشاعت اسلام کے لئے یهاں بهیجا - میں در اصل اس اصول هي کا مخالف هوں - چنانچه ڈاکٹر اقبال کا سفر جاپان چونکه انجمن کي طرف سے تجویز تها اسلیے میں نے اسکي مخالفت کي - اسلام کا درخت ذاتي قربانیوں نے خون سے سینچا گیا هے ' اور اب همیں اُسي کي ضرورت هے میرے مضطرب دل کي احدیت مآب کي جناب میں گریه و زاري و نیاز مندي مجهے مغربي دنیا میں لے آئي هے ' اور میں آج کسي نهج پر بهي اس سفر کو ضائع نهیں سمجهتا -

مجهے یه علم تها که یهاں کا طریق عمل اور یهاں کا شعار بالکل نرالا هے ' اسلیے میں نے عجلت سے کام نهیں لیا - یهاں کسي هال کو کرایه پر لے لینا ' انمیں لیکچر دیدینا ' یا اخباروں میں چرچا کراکر اپنے هم وطنوں کو دهوکه دیدینا اور اسطرح انکي جهوٹي خوشي کا

جو آج تک معرکۃ الارا ہیں اور جن پر ارباب آراء کے مختلف گروہ قائم ہوگئے ہیں، اکثر اُن راویوں سے منقول ہیں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے - حدیثوں میں ہے کہ جب آپ نے پہلی دفعہ حضرت جبرئل کو دیکھا تو کانپتے ہوئے گھر میں تشریف لائے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھکو اپنی جان کا ڈر ہے - بخاری کتاب التعبیر میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرا دینا چاہا - طبری میں ہے کہ آپ کو خیال ہوا کہ میرے حواس میں فرق آگیا ہے - حضرت خدیجہ نے کہا " نہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کریگا " پھر وہ آپکو ورقہ کے پاس لواگئیں، ورقہ نے آپ کا بیان سنا اور آپ کو تسکین دی -

یہ روایت کسقدر تعجب انگیز ہے ! سید المرسلین کو حضرت جبریل نظر آتے ہیں، اُن کو دیکھہ کر آپ کانپتے ہیں، اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا دینا چاہتے ہیں، حواس کی نسبت شبہ ہوتا ہے، پھر ایک عیسائی تسکین دیتا ہے، تب کہیں تسکین ہوتی ہے !

عالم ملکوت کے واقعات اور مشاہدات ہر شخص ادا نہیں کرسکتا، انحضرت نے جو کچھہ دیکھا، جن الفاظ میں ادا فرمایا، اسکو راوی نے کس طرح سمجھا، کیونکر ادا کیا، پھر درجہ بدرجہ، راویوں تک آتے آتے کیا کیا تبدیلیاں ہوگئیں ؟ اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے -

یہ خدا نخواستہ رواۃ کی شان میں بدگمانی نہیں، بلکہ اقتضائے حالت ہے - اصول فقہ میں جہاں یہ بحث ہے کہ جو صحابہ فقیہ نہ تھے اُن کی روایت اگر قیاس شرعی کے خلاف ہو تو واجب العمل ہوگی یا نہیں ؟ بحر العلوم، فخر الاسلام کا مذہب نقل کر کے لکھتے ہیں :

و وجہ قول الامام فخر الاسلام ان النقل بالمعنی شائع و قلما یوجد النقل باللفظ فان حادثۃ واحدۃ قد رویت بعبارات مختلفۃ، ثم ان تلک العبارات لیست مترادفۃ بل قد روی ذالك المعنی بعبارات مجازیۃ فاذا کان الراوی غیر فقیہ احتمل الخطاء فی فہم المعنی المرادی الشرعی * * * و لا یلزم منہ نسبۃ الکذب معتمدا الی الصحابی معاذ اللہ عن ذالک، (شرح مسلم مطبوعہ لکھنو ۴۳۲)

امام فخر الاسلام کے قول کی وجہ یہ ہے کہ روایت بالمعنی عام طور پر شائع تھی، ایک ہی واقعہ مختلف الفاظ میں ادا کیا گیا اور یہ الفاظ باہم مرادف بھی نہیں بلکہ اکثر مجازی عبارتوں میں مطالب ادا کئے گئے، اس بنا پر جب راوی فقیہ نہ ہوگا، تو احتمال ہوگا کہ اُس نے مطلب مقصود (شرعی) کے سمجھنے میں غلطی کی ہو، اس سے معاذ اللہ یہ لازم نہیں آتا کہ صحابی کی طرف جھوٹ کی نسبت کی گئی -

محدثین اس اصول سے کہ " واقعہ جس درجہ کا اہم ہو، شہادت بھی اسی درجہ کی اہم ہونی چاہیے " بے خبر نہ تھے، لیکن انہوں نے اس کا دائرہ محدود رکھا -

امام بیہقی کتاب المدخل میں ابن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں :

اذا روینا عن النبی فی الحلال و الحرام، شددنا فی الاسانید وانتقدنا فی الرجال، و اذا روینا فی الفضائل والثواب والعقاب، سہلنا فی الاسانید و تسامحنا فی الرجال - (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

جب ہم آنحضرت سے حلال وحرام اور احکام کے متعلق حدیث روایت کرتے ہیں، تو سند میں نہایت سختی کرتے ہیں اور راویوں کو پرکھہ لیتے ہیں، لیکن جب فضائل اور ثواب وعقاب کی حدیثیں آتی ہیں، تو ہم سہل انکاری اور راویوں کے متعلق چشم پوشی کرتے ہیں -

امام احمد حنبل کا قول ہے :

ابن اسحاق رجل تکتب عنہ ہذہ الحدیث یعنی المغازی ونحوہا و اذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما ہکذا (و قبض اصابع یدیہ الاربع) (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

ابن اسحاق اس درجہ کے آدمی ہیں کہ مغازی وغیرہ کی حدیثیں ان سے روایت کی جاسکتی ہیں، لیکن جب حلال، وحرام کے مسائل آئیں، تو ہم کو ایسے لوگ درکار ہیں (یہ کہکر انہوں نے چاروں انگلیوں کو بند کرکے دبا لیا -)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محدثین، واقعہ کی اہمیت کی بنا پر راوی کے درجہ کا لحاظ رکھتے تھے، اسی بنا پر ابن اسحاق کی نسبت امام احمد نے یہ تفریق کی کہ حلال و حرام میں اُن کی شہادت معتبر نہیں، لیکن مغازی میں اُن کا اعتبار ہے - یہ وہی اصول ہے کہ جس درجہ کا واقعہ ہو، اُسی درجہ کی شہادت ہونی چاہیے، اور یہ، کہ واقعہ کے بدلنے سے شہادت کی اہمیت بدل جاتی ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ محدثین نے صرف مسائل فقہیہ میں اس اصول کا لحاظ رکھا، فضائل و مناقب و مغازی اور ثواب و عقاب میں اسکی رعایت نہ کی، حالانکہ فضائل و مغازی میں بہت سے ایسے موقع پیش آتے ہیں جو مسائل فقہیہ سے زیادہ اہم ہوتے ہیں فرض کرو، یہ حدیث کہ نماز میں آمین زور سے کہی جاے یا آہستہ اس کے اثبات و نفی سے اِسلام پر کیا اثر پڑسکتا ہے، لیکن حضرت زینب کے نکاح کی روایت جس طرح مسند حنبل میں مذکور ہے اگر صحیح ہو تو اس کا اِسلام پر کیا اثر ہوگا ؟

سیرت میں بہت سے واقعات ہیں جو آنحضرت کے اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں - اِن روایتوں میں نہایت احتیاط تنقید اور تحقیق کی ضرورت تھی، لیکن ان میں یہ اصول ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اسی کا اثر ہے کہ ازواج مطہرات کے واقعات میں بہت سی ایسی روایتیں داخل ہوگئیں، جو واقع میں صحیح نہیں، اور جن کو آج مخالفین اسلام استدلال میں پیش کرتے ہیں -

(۷) فن تاریخ و روایت پر جو خارجی اسباب اثر کرتے ہیں ان میں سب سے بڑا قوی اثر حکومت کا ہوتا ہے - مسلمانوں کو ہمیشہ اس بات پر فخر کا موقع حاصل رہے گا کہ اُن کا قلم تلوار سے نہیں دبا - حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی، جنہوں نے پورے ۹۰ برس تک سندھہ سے ایشیاے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ پر تبرا کہلایا، سیکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں، عباسیوں کے زمانہ میں ایک ایک خلیفہ کے نام پیشین گوئیاں حدیثوں میں داخل ہوگئیں، لیکن نتیجہ کیا ہوا ؟ عین اُسی زمانہ میں محدثین نے علانیہ منادی کردی کہ یہ سب جھوٹی روایتیں ہیں - آج حدیث کا فن اِس خس و خاشاک سے بالکل پاک ہے (۱) اور بنو اُمیہ و عباسیہ جو ظل اللہ اور جانشین پیغمبر تھے، اُسی مقام پر نظر آتے ہیں جہاں اُن کو ہونا چاہیے تھا - (۲)

ایک دفعہ ایک شاعر نے مامون الرشید کے دربار میں قصیدہ پڑھا کہ " امیر المومنین اگر تو آنحضرت کے انتقال کے وقت موجود ہوتا تو خلافت کا جھگڑا سرے سے پیدا ہی نہ ہوتا، دونوں فریق تیرے ہات پر بیعت کر لیتے " فوراً سر دربار ایک شخص نے اٹھہ کر کہا

---

(۱) لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خس و خاشاک ابتک باقی ہیں - آج بھی صدہا وہ احادیث کتابوں میں موجود ہیں جو محض بنو امیہ کے سیاسی دسائس سے وجود میں آئی تھیں اور اُنکے متعلق کوئی تمیز نہیں کی جاتی - (الہلال)

(۲) لیکن سیوطی نے تو ائمۂ اثنا عشر والی حدیث کا مصداق انہی کو ٹھہرایا ہے ! (الہلال)

آئي هے تو اِن اهل الراؤں كي رجه سے هے نه كه عامة الناس كي رجه سے -

میں نے یہاں آکر بعض مشاهیر کلیسا سے عیسایت کے متعلق گفتگو کي - علمي معاملات میں دلچسپي رکھنے والے بعض امرا سے میں ملا - مجھے ان سے ملکر بہت خوشي هوئي - جب میں نے عیسایت کے اصولوں کے خلاف ایک نرم پیرایه میں بعض اشکال پیش کئے تو بلا تامل انهوں نے تسلیم کرلیا - بعض یہاں کے سوشیل اور تمدني جدید خیالات کو بعض قراني آیات کا لفظي ترجمه دکھلا یا ' تو وہ اور بھي حیران هوے اور بعض نے کہا که هم نے محمد صلعم کے دماغ کو اتنا بلند پرواز نه سمجھا تھا - ان لوگوں نے چاھا که اگر اسلام کے متعلق اونکو اور صحیح علم دیا جاوے تو اونکي خوشي اور مزید غور و فکر کا موجب هوگا - یورپ کي گذشته نسل اور ایسا هي موجوده نسل نے مشاهیر کا ایک طبقه پیدا کردیا هے ' جو موجوده تہذیب و تمدن یورپ سے متنفر هے - بعض کے نزدیک یورپ اسوقت روما کي آخري تہذیب پر پہنچ چکا هے - جسکا نتیجه موجوده عظمت کا خاتمه هے -

یه بزرگ اس تہذیب و تمدن کے مقابل نئے اصول تہذیب و تمدن کے تجویز کرتے هیں اور جدید طریق تمدن کو پیش کرتے هیں - میرے دوست یه سنکر نہایت هي حیران اور خوش هونگے که وہ طریق اور اصول بعض اسلام کے قریب هیں اور بعض اسلامي هیں جنکو میرے انگریزي خواں بھائي مدت هوئے چھوڑ چکے هیں - یہاں کي کمیشن طلاق کي رپورٹ دیکھه کر معلوم هوتا هے که کمیشن اب قانون طلاق میں جو آسانیاں پیش کورهي هے' وہ بالکل اسلامي هیں - میں نے عرض کیا هے که عام لوگ بلے آغا بلے کے قائل هیں اور اپني راے نهیں رکھتے - جو انکے آغا هیں وہ تمدن ' مثل ' سوشل ' اور پولیٹکل امور میں اسلامي طریقه کا تتبع کر رهے هیں - لیکن آخر الذکر جماعت کو حکمت اور ملائمت کے طریق پر یه سمجھایا جاوے که جس طریق کو وہ پیش کر رهے هیں اسکے بعض حصه کو قران نے تیرہ سو برس هوئے پیش کیا - اور بعض میں یه نقص هیں اور اسلام نے اسکو اِس طریقه پر پیش کیا هے - مثلاً روح اور جسم کا تعلق یا روح کي پیدائش اور حقیقت فلسفۂ ذهني کا ایک بڑا حصه هے جسکو غزالي اور بو علي سینا نے بہت کچھه یورپ میں رنگا هوا هے - لیکن هنري برگسن فرانسیسي حکیم نے (جو اسوقت زنده هے) روح کي جو کیفیت بیان کي هے' وہ سب پچھلے فلسفه پر پاني پھیر دیتي هے - لیکن اسکا سارا خلاصه اِس آیت کا لفظي ترجمه هے جو اٹھارویں سپارہ میں هے اور جسکا خاتمه (فانشاناه خلق آخر) پر هوتا هے -

پروفیسر هکسلي عیسایت سے بیزار هے اور اسکے فلسفه کا ایک بھاري پہلو " ان الانسان لفي خسر " هے' جس سے نکلنا تہذیب و تمدن کا فرض هے - اسکے نزدیک اس کا علاج مذهب نے (اور مذهب اسکے نزدیک عیسایت هے) نهیں بتلایا - اسکے بعض علاج جو اسنے تجویز کئے هیں گو نامکمل اور بہت هي ناقص حالت میں هیں - مگر اس زرین اصول کے قریب آجاتے هیں جو سورۂ عصر میں اس آیت کے آگے دیا گیا هے - یعني : الا الذین آمنو و عملو الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

حکیم اسپنسر علت العلل کو مان کر عیسائیونکي کتابوں میں کوئي ایسي دلیل یا وجه معقول نهیں دیکھتا که اوس علت العلل کا علم انسان حاصل کرسکے - یعني وہ الهام کا قائل هونا نهیں چاهتا - کیا سورہ نحل میں اوسي نیچر کي شهادت پر' جو اس حکیم کي معلم هے' حکیمانه دلائل اور فلسفیانه براهین موجود نهیں هیں ؟

جس سوشلزم کو آج یورپ میں پیش کیا جاتا هے اوسکے خوبصورت پہلو اسلامي تعلیم میں موجود هیں اور اوسکے نقص بھي قران نے دکھلاے هیں اور پھر بین بین راسته تجویز کیا هے - سوشلزم کا گل سر سبد (اصول جسے پروفیسر لیکي عیسایت کیلیے مہلک بتلاتا هے اور میرے نزدیک وہ حقیقت انسانیت کا نصف نقشه هے) وہ کامل و مکمل حالت میں سورہ والتین کے اندر موجود هے -

حکیم مل جن حریت کے اصولوںپر قربان هو رها هے - اوس سے چار چند حریت صحابه کي زندگي میں پائي جاتي هے - جس ذاتي قرباني کو بعض حکماے یورپ نہایت رنج کے ساتھه مفقود هوتا دیکھه رهے هیں' وہ خود لفظ اسلام میں موجود اور اوسکے ارکان پر عمل کرنے سے انسان میں پیدا هو جاتي هے - حکیم نیٹشا (؟) کے متبعین اسبات کے محتاج هیں که جہاں تک حکیم موصوف انهیں پہنچا چکا هے' اوسکے آگے قران کي جگه هے - سفرر یجٹ (حقوق نسوان متعلقه ورث) کي تحریک اعلي ان حقوق نسوان سے بہت نیچے هے ' جو قران نے عورتوں کو دے رکھے هیں - انگلستان جس وائٹ سلیوٹریڈ سے سخت گھبرا رها هے ' اوسکا علاج اگر کچھه هے تو کثیر الازدواجي هے -

یه چند ایک امور هیں جن پر یوروپین حکما اور اهل الراے گھبرا رهے هیں - یہاں مشنري بطور واعظ بھیجنا اور اشاعت کرانا - میرے نزدیک اسکے لیے یه ملک ابھي تک طیار نهیں - هاں کوئي خود مشهور و معروف هوجاے تو اسکي باتوں پر یہاں کان دھر سکتے هیں - قلم و کاغذ یہي ایک بڑي چیز هے جسکا لوها یہاں سب پر غالب هے - هندوستان سے لکھه کر یہاں کتابیں شائع هوں' یا وهاں کے انگریزي میعادي رسالے یہاں آریں انکے لیے ردي کي ٹوکري یہاں موجود هے - اگر کوئي اور وجهه نهیں تو هندوستان کي چھپائي اور ٹائپ اسے اِس قابل کر دیتي هے - یه امور بالکل بے سود هیں - یہاں استقامت اور استقلال کے ساتھه بیٹھه کر اگر قلم و کاغذ سے صحیح طریق پر کام لیا جاے' تو بہت هي مفید هوگا - یہاں بیٹھکر نه صرف انگلستان میں اشاعت اسلام هو سکتي هے بلکه یورپ اور امریکه میں اور خصوصاً اس سیاہ بر اعظم میں جنکے دل بالکل نور اسلام کے لیے طیار هوچکے هیں ' اور جنکے دلوں کو اونکے چہروں کي طرح سیاہ کرنے کي زبردست تحریک یہاں پادري حلقه میں پولیٹکل اغراض سے هورهي هے - وہ انگریزي زبان سے بھي واقف هیں ' عیسائي هیں' لیکن عیسایت سے متنفر هیں اور اسلام کو پسند کرتے هیں - میري مراد اوس سے (افریقه) هے - اسکے متعلق میں آینده مفصل لکھونگا - یورپ در اصل خیالات اور اصولوں کے زیر حکومت هے - هم یورپ کو تلوار اور تفنگ سے فتح نهیں کر سکتے - البته جن اصولوں کے ماتحت وہ هے ' اگر اسکا بہترین صورت میں ماخذ قران دکھلایا جاے تو کوئي وجهه نهیں که قران انپر غالب نه آجاے - کسي یوروپین حکیم کي تحریر کو دیکھه لو ! وہ یوروپین تہذیب و تمدن سے متنفر هوکر ایک ایسا تمدن تجویز کر رها هے جو بالکل قران کے قریب هے - انکي نگاہ قران کي طرف اِس لیے نهیں جاتي که قران کے ماننے والے اُن سب خوبیوں سے جو میرے خیال میں قران کے اتباع سے حاصل هو جاتي هیں معرا هوچکے هیں - درخت پھلوں سے پہچانا جاتا هے - همکو غلط طور پر غیر اسلامي دنیا نے قران کا پھل سمجھه لیا هے حالانکه همارے اعمال و افعال کا قران ذمه دار نهیں -

لنڈن نیشنل بنک آف انڈیا — ۱۷ جنوري سنه ۱۹۱۳ع
خواجه کمال الدین بي - اے
مقیم لنڈن

مراسلات

موجب هوجانا تو بهت هي آسان کام تها اور خصوصاً اس شهر میں جهاں تاجرانه اصول پر بتري سے بتري عزت اور عصمت اور رائیں خریدي جاسکتي هیں - مجهے نه شهرت سے مطلب اور نه " ان اجري علي الله " کے سوا کسیکے اجر پر نگاه ' اور نه کسي انجمن یا تاجر بمبئي کے مقابل کسي خدمت کي ذمه داري ' اسلیے میں نے یهاں کے حالات کا به نگاه اشاعت اسلام مطالعه کرنا شروع کیا - آج هندوستان سے نکلے مجهے پانچواں مهینه هے - اگرچه میعاد تهوڑي هے لیکن اس عرصه میں میں جس نتیجه پر آیا هوں ' وه برادران اسلام کي اطلاع کے لیے قلم و کاغذ کے حواله کردیتا هوں - الله تعالی هي جانتا هے که جن نتائج پر میں پهنچا هوں وه غلط هیں یا صحیح ؟

یه لوگ سرد ملک کے باشندے هیں اور معاملات میں جلد باز نهیں ' لبرل خیال هوکر قدامت پرست هیں - نئي بات یا طریق یا تهذیب کو جلدي میں اختیار نهیں کرتے ' انمیں خود پسندي اور خود رائي بهت هے ' متواتر کامیابي نے اور طاقت و دولت نے انمیں رعونت پیدا کردي هے ' یه ایشیائي دماغ کو کسي قابل نهیں سمجهتے ' هر ایک خیر و خوبي کا منبع مغرب کو جانتے هیں ' اگرچه انکا خدا مشرق میں آیا لیکن کسی مشرقي اصول یا خیال و راے کو محض مشرقي هونیکے باعث قابل توجه نهیں سمجهتے - سخت عدیم الفرصت هیں - صبح کے آٹهه بجے تک گهروں سے نکل کر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے هیں - چهه بجے شام کو کام سے لوٹ کر گهر آجاتے هیں - سارے دن کے تهکے ماندے مختلف قسم کے سرور و خوشي کے اشغال میں لگ جاتے هیں - لیکچروں میں اگر آتے هیں تو محض دل بهلاوے یا شغل کے لیے - اسلیے یهاں کے لیکچر نصف یا پون گهنٹے کے اندر اندر ختم هوجاتے هیں - اس سے زیاده انمیں بیٹهنے کي تاب نهیں - پالیٹکس یهاں کي دین و ایمان هے - کوئي نامور معروف فاضل اور وه بهي پالیٹکس پر لیکچر دے ' تو هزاروں کي تعداد میں جمع هوجاتے هیں اور خصوصاً ایسے موقع پر جمع هونا از روے فیشن لوازمات سے هے - مذهب پر جسقدر لیکچر میں نے سنے ' اگرچه بعض مواقع پر لیکچرار بهت هي نامي تهے ' لیکن اس آباد شهر میں سامعین کي تعداد ستر اور سو کے اندر اندر دیکهی - مذهب سے انکو کوئي دلچسپي نهیں - گرجوں میں اکثر جاکر دیکها - یهاں کا فیشن عورتوں کو معبدوں میں لے آتا هے جنکے وابستۂ زلف بعض مرد بهي هوتے هیں - باقی خیریت -

اسلام کے متعلق جن غلط فهمیوں کو یهاں آکر دیکها ' اونکا وهم و گمان بهي کبهي مجهے هندوستان میں نه تها - برا سے برا تصور جو کسي مذهب یا ایسوسیشن کا تصور تجویز کیا جاسکتا هے وه یهاں اسلام کا هے - اسکے ذمه دار پادري هي نهیں بلکه یهاں کا پالیٹکس هے - پچاس سال گذر گئے جب لبرل پارٹي نے چاها که ترک یورپ سے روانه هوں - یورپ میں جنگ بنکروں اور لوگوں کے هاتهه میں هے - موجوده بلقاني جنگ بنکروں اور اخباروں کي سازش کا نتیجه هے - یهاں کی لبرل پارٹي کا فرض تها که اگر وه ترکوں کو یورپ سے نکالنا چاهے تو اونکے خلاف لوگوں کي راے پیدا کردے - چنانچه قسما قسم کي دروغ بیانیاں اور قسما قسم کے خلاف واقعات مظالم اونکے ذمه اخباروں میں ' ناولوں میں ' کتابوں میں ' شائع کیے گئے ' اور گذشته پچاس برس کے اندر کل مغربي اقوام کو اور عامة الناس کو ترکوں کا دشمن بنایا گیا - آج کل انگلش کے اخباروں میں ایک قسم کي سازش هے - کیا مجال جو ایک فقره بهي ترکوں کی حمایت میں نکل جاوے - میري تو سمجهه میں نهیں آتا که هم هندوستان میں کیا سمجهے هوے تهے - یهاں تو کل کے کل ترکوں کے دشمن هیں - بهرحال یه پولیٹکل امور هیں جن سے مجهے تعلق نهیں ' میري غرض کهنے کي یه هے که ترکوں کا بهیانک نقشه جو پوري دنیا میں ' خصوصاً اس پچاس سالوں میں پولیٹکل اغراض سے پهیلایا گیا ' اوسنے اسلام کو یهاں بد نما کردیا هے - کیونکه ترک اور مسلمان یهاں مترادف هیں -

یهاں کي طرز زندگي یهاں کے خیال کے مطابق معصومانه لهو و لعب یا دفع الوقتي هیں مگر وه باتیں اپنے اندر رکهتي هیں جو میرے نزدیک فواحش میں داخل هیں - تختگاه ابلیس (پیرس) میں گیا اور واقفیت حاصل کرنے کے لیے اس خناس کے بعض دربار بهي دیکهے - پهر یهاں آیا - یهاں کے مختلف مشاغل کو بهي دیکها - استغفار اور لا حول پڑهنا تو خیر ایسے مواقع پر هر ایک مسلم کا اضطراري فعل هے ' لیکن اشاعت اسلام کے نقطۂ خیال سے میں اکثر دریاے حیرت میں چلا جاتا هوں ' اور کهتا هوں الهي یه قوم اور اسلام کو قبول کریگي ! میں نے عرض کیا هے که خود عیسایت اور مذهب سے انکو دلچسپي نهیں - مذهبي معاملات میں دخل دینا یه تضیع اوقات سمجهتے هیں - اسلام سے انکو سخت نفرت هے - اسلام انکے نزدیک مانع ترقي هے - اور موجوده زمانه کي رفتار کے بالکل مخالف - پهر ان سب باتوں کے ما سوا انکي مصروفیت اور اشغال دنیوي کچهه ایسے وسیع هیں که انکو فرصت بهي کسي کام کي نهیں - یه حالات نصف سے زیاده قوم کے هیں - باقي امرا هیں جنکو سمجهه هي نهیں آتي که روپیه اور دولت کو کهاں پهینکیں ؟ ایسے فارغ البال اور مجموعه عجائبات ملک میں اونکے بهلاوے کے سامان ایسے کثیر هیں که اونکو مذهب جیسے امور سے کوئي تعلق نهیں هوسکتا - یه تو تاریک پهلو اشاعت کا هے جو میں نے عرض کیا اور امور بالا کو دیکهکر میں نے پسند نه کیا که وقت اور روپیه لیکچروں میں خرچ اور ضایع کروں - لیکن تصویر کا ایک روشن پهلو بهي هے جو نهایت هي خوش کن اور حوصله افزا هے -

یهاں کے لوگ جیسے که اهل الراے باهر سمجهے جاتے هیں ' عام طور پر هرگز نهیں اور هرگز نهیں - یهاں کے لوگوں کو بعض معاملات کے متعلق اخبار پڑهنے کے بعد عقل آتي هے - صبح اوٹهتے هي یه اخبار پڑهتے هیں جسپر اونکو بهروسه هوتا هے - پهر جو کچهه اوس اخبار میں هو یا نهو وهي انکا دین و ایمان هے ' وهي انکي راے هے - یهي وجه هے که پریس یهاں زبردست طاقت هے - اس قوم کي ترقي کے اسباب میں یه ایک سبب بهي هے که جس شخص کو ایک دفعه اهل الراے مان لیں یا اپنا لیڈر تسلیم کر لیں ' اوسکا کچهه کهدینا نقش برسنگ هے - جنگوں میں بهي انکے سپاهیوں کي یهي حالت هے - مذهبی ' تمدني ' ملکي ' سیاسي ' وغیره امور میں ایک وقیع صاحب الراے کسي راے کا اظهار کردے ' کل کے کل هم آواز هونیکو طیار هیں - میرے نزدیک یه ایک اعلی خوبي هے ' هر ایک شخص هر امر میں صائب راے نهیں دے سکتا - یهي وجه هے که ایک زبردست آدمي ایک کتاب لکهکر ایک نئي بات پیش کرتا هے اور ملک کو اپني زندگي میں اپنا هم راے بنا جاتا هے - مجهے اگر اشاعت اسلام کي کوئي صورت اسوقت تک سمجهه میں

آسي مطلب کو دوسرے الفاظ میں ادا کیا اور جن الفاظ میں دوسرے دن ایک فیصله کن رزولیوشن پیش هونا چاهیے تها اُس مسوده اُردو انگریزي میں مرتب کیا گیا ' اور میرے سوا باقي حضرات نے اُس پر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے - ممبران ڈپوٹیشن کي ایک فهرست جو کسی صاحب کے پاس انگریزي میں پہلے سے تھي اُس کو میں نے اردو میں لکھا تو معلوم هوا که اُس فهرست میں بہت کچهه کمي هے ' اور یهه که ممبران کانسٹي ٹیوشن کمیٹي اور خاصکر وه کل اصحاب بهي اُس میں شامل نهیں هیں جو اس سے پیشتر قوم کي طرف سے بطور ایک ڈپوٹیشن کے گورنمنٹ آف انڈیا کے آنریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتهه کام کرتے رهے تهے - اُس پر میں نے اپني یهه راے ظاهر کي که ممبران کانسٹي ٹیوشن اور گذشته ڈپوٹیشن کے نام توکل هونے چاهیئیں اُن کے علاوه اور جن ناموں کا اضافه مناسب هو وه نام اور اضافه کر لیے جاویں - چنانچه جس قدر نام ممبران ڈپوٹیشن کے اُس وقت هم لوگوں کو یاد آئے وه اُس فهرست میں میرے هي قلم سے اور اضافه کیے گئے ' اور جهاں تک مجهکو یاد هے اُس کے آخر میں اس قدر میں نے اور لکها که " باقي اور نام بهي هیں " - اور قرار پایا که صبح کو دفتر سے دیکهه کر وه سب نام درج کر لیے جاوینگے - (یهه اردو کي فهرست جس میں میرے قلم سے کچهه اضافے هوئے تهے غالبا اسوقت مسٹر محمد علي نے مجهسے لے لي ' جس کے بعد وه مجهکو پهر واپس نهیں ملي) اسي اثناء گفتگو میں کسي نے هم میں سے یهه بهي کها که اس وقت صرف چند اشخاص جو یهه مشوره کر رهے هیں اس کي خبر بهي لوگوں کو باهر پهونچیگي اور وه اس بات سے نا خوش هونگے که پبلک مشوره کے بغیر یهه لوگ کیوں بالا بالا اس قسم کي کارروائي کر رهے هیں - میں نے اس کے جواب میں کهه دیا تها که پبلک کچهه بهي بدگمان نهوگي اگر هم بلاکم و کاست اس وقت کي کل روئداد اُس کے سامنے بیان کردینگے - مسوده رزولیوشن پر جب مجهسے اُس شب میں دستخطوں کے لیئے کها گیا تها تو میں نے عرض کیا که مجهکو اس مجوزه مسوده رزولیوشن کي عبارت کي نسبت زیاده غور کرنا هے اور میرے نزدیک زیاده شگفتگي اس میں هے که هم صاف صاف لکهدیں که کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کی تجویزات ۱۱ و ۱۲ اگست گذشته سے فونڈیشن کمیٹي کو اتفاق هے اور صاف صاف همارے ایسا کرنے سے (که هم اپني کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کی تجویزوں کو بالاتفاق پاس کردیں) اس کمیٹي کي خدمات کا ایک اعتراف بهي هوگا اور ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے رزولیوشن منشاء کو اگرچه اس جدید رزولیوشن میں داخل کرلیا گیا هے لیکن بصراحت اس بات کا بیان کردینا (که جلسه اس رزولیوشن کو بهي پاس کرتا هے) جلسه کی بهي عام مسرت و اطمینان کا موجب هوگا - اس پر مجهه سے کها گیا که کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کي خدمات کا اعتراف کرنے سے کسی کو انکار نهیں هے ' هم اس کمیٹي کے شکریه کا ایک علیحده ووٹ پاس کردینگے - الغرض میرے اور باقي حضرات کے فیما بین مسوده رزولیوشن کي عبارت کي نسبت اختلاف ره گیا - اس وقت رات کا ڈیڑه بج گیا تها - جلسه برخاست هوا اور قرار پایا که میں صبح هي اُتهکر اول کام یه کرونگا که میں بهي اپنے الفاظ میں رزولیوشن کا مسوده لکهوں - اس کو بهي سب صاحب ملاحظه فرمالیں - الغرض جلسه کے برخاست کے بعد سب سے اول راجه صاحب جهانگیر آباد اور راجه سید ابو جعفر صاحب اور یه نیازمند جلسه سے باهر آئے - راجه صاحبان موصوف اپني اپني گاڑیوں میں سوار هوگئے اور میں اپنے کمره میں چلا آیا - اُس وقت تک سب کو یهي معلوم تها که صبح جلسه ساڑهے آٹهه بجے سے هے - کچهه اور ضروریات سے فارغ هوتے هوتے مجهکو رات کے دو بج گئے اور جب پلنگ پر لیٹا تو اُنهیں خیالات میں بهت دیر تک نیند نه آئي اور بهت تهوڑا سونے پایا تها جو ساڑهے آٹهه بجے صبح کے دغدغه کي وجه سے بهت جلد بیدار هوگیا اُس وقت دماغ کي جو حالت تهي میں هي جانتا هوں مگر جس طرح بهي هوسکا میں نے اپنا مسوده تیار کیا اور اُس کو میں بجنسه ذیل میں نقل کرتا هوں :—

مسوده مرتبهٔ خاکسار مشتاق حسین و رزولیوشن

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کا رزولیوشن جسپر کامل ایک دن بحث هوچکي هے مفصله ذیل عبارت میں بالاتفاق پاس کیا جاتا هے :-

قوانین و قواعد ٹرسٹیان کالج کي دفعه ۱و۴ ضمن ٥ میں جو اختیارات اس وقت ٹرسٹیان کالج کو حاصل هیں وه یونیورسٹي کي صورت میں حضور وایسراے چانسلر یونیورسٹی کي طرف بدون کسي اضافه کے منتقل کردیے جاویں -

رزولیوشن

کانسٹي ٹیوشن کمیٹي نے (جسکو یهه فونڈیشن کمیٹي تسلیم کرتي هے) آنریبل سر هار کورٹ بٹلر صاحب بهادر کے مراسله ۹ - اگست سنه ۱۹۱۲ ع کے جواب میں جو رائیں دي' هیں فونڈیشن کمیٹي ان سے اتفاق رکهتي هے اور اُن کو منظور کرتي هے اور آنریبل سر راجه صاحب محمود آباد کو مجاز کرتي هے که وه گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور میں ایک ڈپوٹیشن لے جانے کا انتظام فرماویں جو مرکب هوگا گذشته ڈپوٹیشن کے ممبروں سے اور جس میں چند جدید نام اب اور اضافه کیے گئے هیں اور اب اُس ڈپوٹیشن کے ناموں کي فهرست حسب ذیل هے :—

ذیل میں اسماء کي تفصیل درج هوتي

یهه ڈپوٹیشن گورنمنٹ عالیه کے حضور میں حاضر هوکر اور قوم کي ضروریات کو ادب کے ساتهه عرض کرکے گورنمنٹ سے غور مکرر کے واسطے درخواست کرے - اس گفتگو اور عرض و معروض کے وقت ڈپوٹیشن کو کامل اختیار هوگا که اپني قومي یونیورسٹی کے مقاصد کا لحاظ رکهکر اگر ضرورت سمجهے تو کسي تجویز کي ترمیم یا تنسیخ منظور کرے - رزولیوشن نمبر (۱) مندرجه بالا بهي اس اختیار کے تحت میں هوگا اور اب ڈپوٹیشن کو گورنمنٹ میں عرض معروض کرتے وقت خصوصیت کے ساتهه مفصلهٔ ذیل امور کو مد نظر رکهنا هوگا اور اُن کے علاوه اور جو امور قابل بحث درمیان میں آجاویں -

[ذیل میں وه امور درج هوتے جو رزولیوشن کے تحت میں اُسوقت کي قرار داد کے مطابق درج هونے والے تهے' اُس کے بعد یهه عبارت درج هوتي :]

مجوزه ڈپوٹیشن کے ممبروں میں سے اگر کوئي اتفاق سے شریک نه هوسکتا هو تو ایک خاص کمیٹي (۱) کو جس میں مفصلهٔ ذیل اشخاص شامل هونگے :—

آنریبل سر راجه صاحب محمود اباد -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب -

آنریبل مسٹر مظهر الحق صاحب -

اختیار هوگا که وه اگر ضرورت سمجهیں تو اُسي صوبه سے جس صوبه کا کوئي ممبر غیر حاضر هو دوسرے کسي ممبر کو نامزد کردیں -

رزولیوشن نمبر (۲)

گورنمنٹ میں ڈپوٹیشن کي حاضري سے پہلے یهه ضرور هوگا که کانسٹیٹیوشن کمیٹي کي طرف سے آخر مرتبه جو مسودات کانسٹیٹیوشن

---

(۱) میں نے تو ابتداء یهه اختیار صرف آنریبل راجه صاحب سے متعلق رکهنا چاها تها - بعض اور حضرات کي راے سے اُس کو ایک مختصر سي کمیٹي کي صورت میں بدل دیا تها -

مسلم یونیورسٹي فؤنڈیشن کمیٹي کي کارروائي لکھنو میں

—:*:—

مجوزہ ڈیپوٹیشن میں توسیع کي ضرورت ھے

— * —

مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي میں جو کارروائی ۲۷ و ۲۹ ڈسمبر سنه ۱۹۱۲ع کو ھوئي ھے اور جو رزولیوشن اُس میں پاس ھوے ھیں اُن کے متعلق اخبارں میں جو مضامین نکلے ھیں (اور نکل رھے ھیں) اُن کے اور دوستوں کے اعتراضات کے لحاظ سے میرے لیے اس کے سوا کوئي چارۂ کار باقي نہیں ھے کہ بعض اھم واقعات پر جو پردہ پڑا ھوا ھے اُس کو اُٹھاؤں - اور اس ضرورت سے ۲۷ و ۲۹ ڈسمبر سے پہلے کي بھي کچھہ واقعات بیان کرنے ناگزیر ھیں -

مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کے صدر دفتر (علی گڈہ) سے جب یه اعلان شائع ھوا کہ کمیٹی موصوفه کا اجلاس فلاں وقت اور فلاں مقام پر ھوگا تو اس بات کي ضرورت پیش آئی کہ اُس اجلاس کا ایک پروگرام پہلے سے مرتب ھوکر کم از کم کانسٹیٹیوشن کمیٹي اور ٹرسٹیان ایم - اے - او - کالج اور اُن جملہ صاحبان کي خدمت میں بھیجدیا جاوے جو اضلاع کے انتخاب کے ذریعہ سے بطور ڈیلي گیٹ کے جلسہ میں شریک ھونے والے تھے - اور تجویز یه تھي کہ اوائل ڈسمبر میں جب اکثر حضرات ھز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ کي رونق افروزي کے موقع پر علي گڈہ میں جمع ھونگے تو اس وقت وہ پروگرام مرتب ھو جاوے گا - چنانچہ اس کے لیے وقت بھي مقرر ھوا ' لیکن جن اصحاب کي شرکت اس موقع پر ضرور تھي ان کي عدم موجودگي کي وجہ سے اُس وقت پروگرام کا مسودہ مرتب نہ ھوسکا ' اور مجبوراً نواب خان بہادر محمد مزمل الله خاں صاحب قایم مقام آنریري سکرٹري فونڈیشن کمیٹي اور اس خاکسار کے اتفاق سے پروگرام کا مسودہ تیار کیا گیا (جس کا اس موقع پر بجنسه ذیل میں درج کردینا مناسب معلوم ھوتا ھے) :

اسکے بعد فونڈیشن کمیٹي کا اجلاس تھا ' جسمیں ایک ڈپوٹیشن کے انتخاب ' نواب وقار الملک کي اسکیم جامعۂ اسلامیه ' اور مقاصد رقم یونیورسٹي کے مصرف کي تجویز کے رزولیوشن تھے - ھم نے وہ حصہ بخوف تطویل چھوڑ دیا (الهلال) -

یہہ مسودہ پروگرام چھاپا گیا اور تقسیم ھونے ھي کو تھا کہ بعض ممبر صاحبان فونڈیشن کمیٹي نے خواھش کي کہ اُس کا اجراء ملتوي رکھا جاوے ' اور جس وقت ممبر صاحبان لکھنؤ میں عنقریب جمع ھونے ھیں اُس وقت باھمي صلاح و مشورہ سے پروگرام مرتب کیا جاوے - چنانچہ شب مابین ۲٦ و ۲۷ دسمبر میں (جس کي صبح کو فونڈیشن کمیٹي کا اجلاس منعقد ھونے کو تھا) بزیر صدارت ھزھائینس حضور نواب صاحب بہادر والي رامپور دام اقبالھم پروگرام کي ترتیب کي غرض سے بمقام لکھنؤ محمود آباد ھوس جلسه منعقد ھوا اور ایک پروگرام لکھا گیا جس کے چھپنے کي نوبت نہیں آئي اور جو اس وقت میرے پاس بھي موجود نہیں ھے - اس پروگرام کے مسودہ لکھتے وقت تمام وہ حضرات شریک جلسه تھے جو اس وقت تک بیرونجات سے لکھنؤ تشریف لا چکے تھے اور بعض دیگر حضرات اھل لکھنؤ میں سے تھے - ۲۷ ڈسمبر سنه ۱۹۱۲ع کو قیصر باغ کي بارہ دري میں فونڈیشن کمیٹي کا جلسه بزیر صدارت حضور ممدوح الشان منعقد ھوا اور اس روز جس قدر کارروائي ھوئي وہ سب پبلک کارروائي تھي - اُس کے اعادہ کي اس موقع پر ضرورت نہیں ھے - جلسه میں بہت ھي زور شور سے دلچسپي کا اظہار کیا گیا تھا - دوسرے وقت کے جلسه کي صدارت سر راجه صاحب محمود آباد نے فرمائي تھي -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے ایک رزولیوشن نے (جس میں انھوں نے حضور چانسلر کے غیر محدود اختیارات کو خلاف مصلحت قرار دیا تھا) جلسه میں بہت ھي گرما گرمی پیدا کردي تھي - یه مباحثه آخر وقت تک بھی اس روز ختم نہ ھوا اور ختم جلسه کے وقت معلوم ھوتا تھا کہ " ما نحن فیه مسائل " اسقدر مشکل اور پیچیدہ ھوگئے ھیں کہ آیندہ اجلاس میں بھي اسکا سلجھنا دشوار ھوگا - لہذا یه لازمي امر تھا کہ تمام وہ اصحاب جو مجوزہ یونیورسٹي میں دلچسپي رکھتے تھے ان کو اُسي وقت سے یه فکر لاحق ھوئي کہ کوئي نہ کوئي تدبیر ایسي ھوني چاھیے جس سے یه مشکل آسان ھو - دوسرا دن ۲۸ دسمبر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کي کارروائي کا دن تھا - لہذا یونیورسٹي کے کانسٹي ٹیوشن پر غور کرنے کے لیے زیادہ وقت مل گیا تھا -

شب مابین ۲۸ , ۲۹ دسمبر کو میں نے اپني ایک تجویز جناب نواب حاجي محمد اسحاق خاں بہادر کے سامنے پیش کي جو عنقریب ایم - اے - او کالج اور مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کے آنریري سکرٹري کے عہدہ کا چارج لینے والے تھے - اصولاً میري اُس تجویز کا خلاصه یہہ تھا کہ فونڈیشن کمیٹي کو کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کي تجویزات ۱۱ , ۱۲ - اگست گذشته سے کامل اتفاق کرلینا چاھیے اور مزید برآں جناب ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے اُس رزولیوشن کو بھي پاس کردینا چاھیے جسپر ۲۷ دسمبر کو تمام دن مباحثه ھوتا رھا تھا - اور اُس دن کے جلسه کے رنگ سے بھي یہہ معلوم ھوتا تھا کہ دونوں باتیں قوم کی متفقه (یا کم از کم بہت بڑي مجارٹي کي راے کے) بھي عین مطابق ھیں - فونڈیشن کمیٹي کے ان فیصلوں سے اُس ڈپوٹیشن کو جو ھمارے معروضات لیکر گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ھوگا کافي زور اور اثر کے ساتھہ گورنمنٹ میں یہہ عرض کرنے کا موقع ھوگا کہ جو کچھہ وہ گورنمنٹ سے چاھتے ھیں وہ قوم کي متفقه خواھش اور دیرینه آرزو ھے - اسي کے ساتھہ ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار بھي دے دیا جاوے کہ اپنے معروضات کو گورنمنٹ میں پیش کرتے وقت اور گورنمنٹ کے اعلی عہدہ داروں سے گفتگو اور تبادله خیالات کي حالت میں اگر ڈپوٹیشن اپني تجویزوں میں قومي مقاصد کي حفاظت کے ساتھہ کسي ترمیم کا قبول کرلینا مصلحت سمجھے تو اُس کو قبول کرلے -

نواب صاحب ممدوح نے میري اس گذارش سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ البته اس طرح پر ایک راسته نکلتا تو ھے - اُس کے بعد میں نے اپنے خیالات کا اظہار اُسي شب میں علحدہ مفصله ذیل حضرات سے کیا :—

جناب انریبل سر راجه صاحب جہانگیر آباد و جناب انریبل سر راجه صاحب محمود آباد و جناب انریبل راجه سید ابو جعفر صاحب اور جناب انریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب و جناب محمد علي خاں صاحب اڈیٹر (کامریڈ) (اور شاید کسي اور صاحب سے بھي) اور سب نے اُسکو پسند کیا اور بالاخر قرار پایا کہ اُسي شب میں کھانا کھانے کے بعد چند حضرات ایک جگہ جمع ھوکر ایسي کسي تجویز پر غور کریں جس سے کل صبح کو پیش آنے والي مشکلات حل ھوجاویں - چنانچه محمود آباد ھوس کے بالاخانه پر ۱ - بجے شب کے قریب پرایویٹ طور پر ھم سب نے (جن کا ذکر اوپر ھوا ھے اور جن میں بعض اور اھل الراے حضرات بھي شریک ھوئے تھے) ان معاملات کے متعلق مشورہ کیا جس میں بہت وقت صرف ھوگیا - میري راے تو وھي تھي جو میں اوپر عرض کرچکا ھوں مگر دیگر حضرات

کي صورت میں پیش کرونگا اس پر مجهسے بهت اصرار کیا گیا که میں ایسا نه کروں ورنه جلسه میں بهت گربڑ هو جائیگي - اور بالاخر مجهه سے کہا گیا که اگر کسي اور طرف سے پیش شده رزولیوشن سے اختلاف کیا جاوے اور معلوم هوتا هو که اختلاف راے هوگیا هے اور مباحثه میں طوالت هو رهي هے تب میں اپني ترمیم پیش کروں ' ورنه جب تک جلسه کا یه رنگ رهے که اُس میں کسي زائد اختلاف کے نوبت آنے کے بدون پیش شده رزولیوشن بجنسه منظور هو جایگا ' تب مجهکو اپني ترمیم پیش نه کرني چاهیے - رزولیوشن کي پیشي کے وقت مسٹر محمد علي نے جب اُس پر جلسه کے سامنے تقریر کي تو اُس میں اُنهوں نے یهه بهي فرمایا که رات کو بڑي رات گئے تک اس کے متعلق مشوره هوتا رها هے اور فلاں فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن میں میرا نام بهي اُنهوں نے لیا) یهی رزولیوشن کا مسوده مرتب هوا هے - اس پر میں نے اپنے اُن معزز دوست کو جنهوں نے مجهے خاموش رهنے کي تائید کي تهي توجه دلائي که پیش شده رزولیوشن کی ذمه داري اب میرے اوپر بهي آني هے ' مگر اُنهوں نے اُس وقت سکوت فرمایا اور کوئي جواب مجهکو نهیں دیا - اُس وقت میں نے اپنے آپ کو سخت مشکل میں پایا - اور سوچنے کے لیے میرے پاس وقت بهت هي تنگ تها - بهر حال جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا وه یه تها که اُس وقت ترکوں میں بهي بهت زیاده اختلافات واقع هیں اور هر ایک شخص ان میں سے یهي دعوی کرتا هے که میں جو راے رکهتا هوں رهي قوم کے حق میں زیاده مفید هے اور دوسرے کے خیال کي اطاعت کرنا نهیں چاهتا ' اور اسی کا یهه نتیجه هے که جهگڑے بڑهتے چلے جارهے هیں - پیش شده رزولیوشن میں بهي وه باتیں سب آگئي هیں جو میرے مسوده میں هیں ' صرف بعض باتوں کا فرق هے لهذا رفع اختلاف کي غرض سے اور جلسه کو سکون کي حالت میں قایم رکهنے کي ضرورت سے مجهه هي کو اُس وقت خاموش رهنا مناسب هے ' ورنه میں بهي اُسي الزام کا ملزم هوں گا جو میں ترکوں پر لگا رها هوں اور میں نے ویساهي کیا اور رزولیوشن پاس هوا - بعض حصے میرے مجوزه رزولیوشن میں ایسے تهے جن کو بطور علحده رزولیوشن کے پیش هونے میں کوئي مضائقه نه تها - لیکن صدر انجمن صاحب نے پیش شده رزولیوشن کا پاس هو جانا اس قدر غنیمت سمجها که بغیر اس بات پر غور کیے هوئے که اور کیا کام باقي ره گیا هے اُنهوں نے فونڈیشن کمیٹي کے جلسه کو برخاست کیا ' اور دوسرے وقت کا جلسه ایجوکیشنل کانفرنس کي کارروائی کا جلسه قرار دیا گیا - نیز وقت بهي اس قدر گذر گیا تها که عام جلسه نے بهي اُس وقت کارروائي کے اختتام کو بهتر سمجها -

جلسه کے بعد هي ایک صاحب میري فرودگاه پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا که میرے صوبه کي طرف سے مجوزه ڈپوٹیشن میں نام نهیں آیا - میں نے عرض کیا که خود آپ کا نام هے - اُنهوں نے کہا کوئي نهیں - میں نے پهر عرض کیا که آپ کا نام خود میرے قلم سے لکها هوا هے - اُنهوں نے اس پر دوباره تحقیق کیا تو بهي معلوم هوا که درحقیقت اُن کا نام اُسی فهرست میں نهیں - اور جب میں نے بهي تحقیق کیا تو اُن کا خیال صحیح تها اور اُن کا نام ڈپوٹیشن کي اُس فهرست میں نهیں تها جو رزولیوشن کے ساتهه جلسه کے سامنے پیش کي گئي تهي - اور وه پهلا وقت تها جب مجهکو معلوم هوا که سر راجه صاحب جهانگیر آباد اور آنریبل راجه سید ابو جعفر صاحب اور اس خاکسار کے رات کو اُس جلسه سے چلے آنے کے بعد هم لوگوں کے سامنے کي مرتبه فهرست بدل دي گئي تهي اور صرف رهي ایک نام جس کي طرف میں نے اوپر اشاره کیا فهرست سے متروک نهیں کیا گیا تها ' بلکه اور بهت سے نام متروک هوگئے تهے ؛ اور یهه اصول بهي بدل دیا گیا تها که کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے سب ممبر اُس میں رکهے جائیں ؛ یهاں تک که جو ممبر پہلے سے ڈپوٹیشن میں شریک تهے اور گورنمنٹ کے آنریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتهه کام کرتے رهے تهے ان میں سے بهي کتنے هي نام پیش شده فهرست میں درج نهیں هوئے - اس غیر متوقع کارروائی نے مجهکو سخت حیرت میں مبتلا کیا ' اور میں نے آنریبل سر راجه صاحب محمود آباد کو جو اُسوقت جلسه کي صدارت فرمارهے تهے اس کارروائي پر توجه دلائي جس کا مجهکو کوئي جواب نهیں ملا - اسکے بعد جب پنجاب کے چند حضرات نے شکایت کي که ان کے صوبه کي قایم مقامي ڈپوٹیشن میں کافي طور پر ملحوظ نهیں رکهي گئي اور صاحبان حل و عقد نے ان کا ناراض کرنا مناسب نه سمجها ' تو جناب سر راجه صاحب ممدوح نے مجهه سے (جو اسوقت جلسه میں آنریري سکرٹري کي خدمات انجام دے رها تها) فرمایا که میں ایک نوٹس جاري کردوں که شام کے جلسه میں بهي فونڈیشن کمیٹي کي کچهه کارروائی هوگي - میں نے به تعمیل ارشاد نوٹس جاري کردي جس کي اطلاع صبح کے تمام حضار جلسه کو تو اُس وقت چند منٹ میں هو نهیں سکتي تهي ' لهذا جلسے اور مهمانوں کے کیمپ میں چند جگهه وه نوٹس چسپاں کردیے گئے - اور جناب سر راجه صاحب کي خدمت میں میں نے ایک عریضه کے ذریعه سے عرض کردیا که حسب الحکم نوٹس تو جاري کردیے گئے هیں ' لیکن ایسے بے اصول جلسه میں خود نیازمند حاضري سے معافي چاهتا هے - چنانچه میں اُس جلسه میں شریک نهیں هوا - لیکن میں نے سنا که پنجاب سے چند حضرات کے نام ڈپوٹیشن کي فهرست میں اور اضافه کرلیے گئے -

یه ایک واقعه هے که جس وقت مسٹر محمد علي نے رزولیوشن کے ساتهه جلسه کے سامنے ڈپوٹیشن کے نام پیش کیے میں یهي سمجهتا رها که یه وهي نام پڑهے جارهے هیں جو میرے سامنے ڈپوٹیشن کے واسطے تجویز هوچکے تهے -

اب یهاں مجهپر یه الزام لگایا جاسکتا هے که اُسي وقت جلسه میں فهرست کے سننے کے بعد میں نے کیوں محسوس نه کیا که یه وه رات والي مکمل فهرست نهیں هے اور کتنے هي نام اُسمیں سے نکال دیے گئے هیں - سب سے اول اس الزام کے جواب میں میں اپنے دماغ کي کمزوري کو معذرت کے ساتهه پیش کروں گا ' جس سے پبلک غالباً پوري طرح واقف هے اور جس کے لحاظ سے میں بار بار اس قسم کے کاموں کي شرکت سے معافي چاه چکا هوں اور اس مرتبه بهي جو میں لکهنؤ کے ان جلسوں میں شریک هوا میري وه شرکت اسي سخت ضرورت کي وجه سے تهي ' ورنه میري حالت صحت مجهکو اُسکي اجازت نهیں دیتي تهي - دوسرے میں اسپر مطمئن تها که فهرست پر میں غور کرچکا هوں اور جو کچهه میرے نزدیک مناسب تها وه اُسمیں داخل هوچکا هے ' لهذا میرا ذهن اُس ترمیم کي طرف منتقل نهوا جو بغیر میري اطلاع کے فهرست میں کردي گئي تهي - سوم ایک ایسي لمبي فهرست کو ایک هي دفعه سننے کے بعد اُن سب ناموں کو ذهن میں محفوظ رکهنا اور یه معلوم کرلینا که اُسمیں کیا کمي هے ' معمولي دماغ کا کام نهیں هے - بایں همه اگر قوم کے نزدیک میرے یه عذرات کافي نهیں تو اپني خطا کا اقرار کرتا هوں اور امید هے که قوم میري اس معذرت کو مهرباني سے قبول کرکے مجهے معاف فرمائیگي ' خصوصاً ایسے وقت میں جبکه اس قسم کي خطاؤں کے سرزد هونے کا کوئي موقع میرے طرف سے غالباً آینده پیش آنے والا نهیں هے -

پبلک راے کے واسطے مشہور ہوئے تھے اور جن پر اس تازہ بحث کی وجہ نے جو سر ہار کورٹ بٹلر کے مراسلہ ۹ - اگست سنہ ۱۹۱۲ ع سے پیدا ہوئی تھی کانسٹیٹیوشن کو غور اور فیصلہ کا موقع نہ ملا تھا اسلیے واسطے مناسب مہلت کے ساتھہ کانسٹیٹیوشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیاجاوے جس میں وہ سب ممبر شامل ہوں جن کا نام رزولیوشن نمبر (۱) میں آیا اور وہ کمیٹی مسودات مرتبہ کا فیصلہ کریں -

رزولیوشن نمبر (۳)

مسودہ بائی لاز جو ابھی پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوا ہے وہ بھی حتی الامکان جلد پبلک کے سامنے پیش کیا جاوے اور کانسٹیٹیوشن کمیٹی کا جو اجلاس حسب مندرجہ رزولیوشن صدر منعقد ہو اسی میں بائی لاز کا مسودہ بھی مکمل کرلیا جاوے ' تا کہ گورنمنٹ کو بھی یونیورسٹی کے تمام ما لہ و ما علیہ پر کامل طور سے غور فرمانے اور ہمارے ڈپوٹیشن کو ہر ایک معاملہ متعلقہ کی نسبت گورنمنٹ میں عرض معروض کا موقع ملے - (انتہی)

اس مسودہ کو مرتب کر چکنے کے بعد میں منتظر تھا کہ شبینہ مشورہ کے شرکاء بڑے جلسہ سے قبل میرے اس مسودہ کو ملاحظہ فرمائیں گے - لیکن جب بجاے ساڑھے آٹھہ کے نو بھی بج گئے تب مجھکو معلوم ہوا کہ جلسہ کا وقت دس بجے سے قرار دیدیا گیا ہے - مجھکو معلوم نہیں کہ یہہ قرار داد کب اور کس طرح ہوئی - غالبا اُسی شب میں برخاست جلسہ کے بعد یہہ تجویز ہوئی ہوگی ' اور اگر ایسا تھا تو شاید میں یہ کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ مجھکو بھی اس تبدیلی وقت سے اطلاع دی جانی مناسب تھی ' تاکہ میں اطمینان سے اُس شب میں کچھہ آرام کرسکتا اور صبح اطمینان کے ساتھہ اپنا مسودہ مرتب کرتا اور جو تکلیف و پریشانی مجھکو وقت کی تنگی کی وجہ سے ہوئی ' اُس سے میں محفوظ رہ سکتا جس کا میں اپنی اس عمر اور ضعف اور علالت کی حالت میں شاید مستحق نہ تھا -

بہرحال جلسہ سے قبل جناب نواب محمد اسحاق خاں صاحب بہادر مجھسے ملے اور اُن کو میں نے اپنا یہہ مسودہ دکھلایا اور جہاں تک اس وقت مجھکو یاد آتا ہے اُس کے بعد انریبل سر راجہ صاحب محمود آباد نے بھی اُس کو ملاحظہ فرمایا ' اور چونکہ عین جلسہ کا وقت آگیا تھا لہذا سب صاحب جلدی جلدی فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ میں پہونچے - جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور مسٹر محمد علی صاحب (کامریڈ) نے سب سے اول اپنا وہ رزولیوشن پیش کیا جو اس جلسہ کے آخر میں پاس ہوا - اور جو کارروائی اُس وقت جلسہ میں ہوئی وہ علانیہ تھی اور تمام جلسہ اُس سے واقف ہے اور اخباروں میں اُس کی روئداد چھپ چکی ہے - مجھکو اُن امور میں سے کسی کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے -

مسٹر محمد علی نے اپنے رزولیوشن کے ساتھہ ممبران ڈپوٹیشن کے نام بھی پڑھے جس کی نسبت میں نے خیال کیا کہ یہ وہی فہرست ہے جو رات کے جلسہ میں میرے سامنے طے پائی تھی -

بہرحال پیش شدہ رزولیوشن کے مضمون کے متعلق بعض اخباروں میں کچھہ غلط فہمی ہوگئی ہے لہذا احتیاطاً میں اُس کو علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع سے بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب سمجھتا ہوں :—

وہو ہذا :

یہہ جلسہ حضور ملک معظم کے وزیر ہند بہادر کے فیصلہ مندرجہ مراسلہ انریبل سر ہار کورٹ بٹلر مورخہ ۹ - اگست من مقام شملہ میں کو نہایت مایوسی اور افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے - ان آراء پر لحاظ کرتے ہوئے جو کانسٹیٹیوشن کمیٹی نے ظاہر کی ہیں اور جو اس جلسہ کے اندر مباحثہ کے دوران میں بھی ظاہر کی گئی ہیں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی طے پایا ہے کہ اول یونیورسٹی کا نام "مسلم یونیورسٹی ' علیگڈہ " ہونا چاہیے - دوم یہ کہ قابو کے متعلق جو اختیارات چانسلر کو سپرد کیے جانے تجویز ہوئے ہیں وہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کو سپرد نہ ہونے چاہیئیں - سوم یہ کہ جو اختیارات اسٹیچوٹس کے باب سوم کے فقرہ پنجم میں مذکور ہیں وہ وہی ہونے چاہیئیں جو پیٹرن کو زیر دفعہ ۴۱ قواعد و قوانین ٹرسٹیان علیگڈہ کالج دیے گئے ہیں - چہارم یہ کہ الحاق کے متعلق اسٹیچوٹس اُسی صورت پر باقی رہیں جیسے کہ وہ تجویز ہوئے ہیں - اور پنجم یہ کہ کورٹ کونسل اور سنٹ کے متعلق کانسٹیٹیوشن کو شرایط کے اندر ترمیم نہیں ہونی چاہیے - علاوہ بریں ان مہمات ضروریہ پر لحاظ کرتے ہوئے جو اس مسئلہ کے ساتھہ وابستہ ہیں یہ جلسہ حضرات ذیل کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے اور اُن کو کامل اختیار و منصب کام کرنے اور مسلم یونیورسٹی کے متعلق جملہ معاملات کو مختتم طور پر اس نہج کے ساتھہ طے کرنے کا عطا کرتا ہے جو اُن کو قوم کے بہترین فوائد کے لحاظ سے مناسب معلوم ہو - نیز یہ کہ وہ بصورت ایک ڈپوٹیشن کے ہزاکسلنسی وایسراے کے حضور میں باریاب ہوکر اس باب میں کل ضروری معروضات پیش کریں -

اسماے ممبران ڈپوٹیشن

ایکس آفیشیو :— ہز ہائینس سر آغا خاں پریسیڈنٹ فاونڈیشن کمیٹی ' انریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد پریسیڈنٹ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی ' نواب حاجی محمد اسحاق خان بہادر منتخب سکرٹری علی گڈہ کالج -

صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ :— نواب وقار الملک بہادر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ' آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب - مسٹر سید نبی اللہ بیرسٹر ایٹ لا ' مسٹر سید وزیر حسن بی - اے - ایل - ایل - بی -

پنجاب :— آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع ' آنریبل کپتان ملک محمد مبارز خاں ' ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ' خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب سی - آئی - اے ' میاں محمد فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا -

بمبئی :— آنریبل مسٹر فاضل بھائی کریم بھائی ' آنریبل مسٹر محمد علی جناح -

مدراس :— سیٹھہ یعقوب حسن صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی ' نواب غلام احمد خان بہادر کلامی -

بنگال :— آنریبل مسٹر جسٹس سید حسن امام ' مسٹر سلطان احمد بیرسٹر ایٹ لا -

بہار :— آنریبل مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا ' آنریبل مسٹر فخر الدین -

ممالک متوسط :— خان بہادر ایچ - ایم - ملک صاحب -

دہلی :— مسٹر محمد علی (اکسن) -

لندن :— میجر سید حسن صاحب بلگرامی -

جلسے میں رزولیوشن پیش ہونے سے پہلے گذشتہ شب کے جلسہ کے شرکاء میں سے کسی نے میرے مسودہ کے دیکھنے کی خواہش نہیں کی جس کی وجہ غالباً کچھہ یہ بھی ہوگی کہ کارروائی کے لیے وقت بہت ہی تنگ ہوگیا تھا - رزولیوشن پیش ہونے کے بعد مجھہ سے بعض معزز دوستوں نے پرائیویٹ طور پر دریافت کیا کہ کیا آپ اس کی تائید کرینگے ؟ میں نے عرض کیا کہ میرے مرتبہ مسودہ میں اور پیش شدہ رزولیوشن میں کسی قدر اختلاف ہے لہذا پیش شدہ رزولیوشن کی تائید ہو جانے کے بعد میں اپنے مسودہ کو ترمیم

چلے آنے کے بعد چند نوجوان اور تعلیم یافتہ حضرات نے راے قایم کي اور صاف صاف کہدیا کہ ڈیپوٹیشن میں نصف ایسے لوگ ہونے چاهیئیں جو همارے هم راے هوں اور نصف دوسري طرح کے هوں اس اصول کے ساتهہ اسوقت وہ نئي فہرست مرتب هوئي جو اگلي صبح کو رزولیوشن کے ساتهہ جلسہ میں پیش کي گئي -

نیز ابهي تین چار دن پہلے علیگڈہ میں ' مجھکو ایک نوجوان و تعلیم یافتہ صاحب سے معلوم ہوا کہ ممبران ڈیپوٹیشن کي جب یہہ نئي فہرست مرتب هورهي تهي تو اس میں شریک مشورہ کرنے کے غرض سے کچھہ لوگوں کے پاس موٹرکار بهیجے گئے اور اسي وقت وہ سوتے سے جگا کر اس جلسہ میں بلائے گئے اور ان سے مشورہ هوکر جدید فہرست مرتب هوئي - جو صاحب مجھسے اس روایت کے راوي هیں وہ بهي ان میں سے ایک هیں جن کے پاس اس شب میں موٹرکار بهیجي گئي اور وہ شریک مشورہ هوئے - میں اوپر اپنے اس مضمون میں بیان کرچکا هوں کہ میں نے مجوزین مسودہ رزولیوشن کو یہ مشورہ دیا تها کہ پبلک کي بدگماني سے بچنا چاهتے هیں ' توجوکچھہ اس وقت رات میں هورها هے وہ سب جلسہ کے وقت صاف صاف بیان کردیا جاوے ' لیکن معلوم هوتا هے کہ ان صاحبوں نے اس وجہ سے اس کي جرات نہ کي کہ ایسا کرنے سے کہیں انکا جما جمایا رنگ اکھڑ نہ جاوے - یہاں تک کہ مجھکو بهي (جو اسوقت جلسہ میں انریري سکرٹري کي پوزیشن میں تها) بالقصد بے خبر رکها گیا - اور کیا ان واقعات کے بعد اس کے سوا کوئي اور راے قایم هو سکتي هے کہ یہہ جو کچھہ کیا گیا بالقصد کیا گیا اور صرف اس نیت سے کیا گیا کہ فہرست ڈپوٹیشن کے مجوزین واقعات کو پردہ اخفا میں رکهہ کر اپنے منصوبہ کو جلسہ سے چپ چپاتے پاس کرا لیں ؟

میں نے اپنے ناظرین کا بہت قیمتي وقت اپني اس گذارش میں صرف کیا هے جس کي میں معافي چاهتا هوں ' اور اب اس کے بعد جوکچھہ عرض کرنا ضرور هے وہ صرف یہ هے کہ یہ تو جوکچھہ هوا وہ هوا ' لیکن اب آیندہ قوم کو کیا کرنا هے ؟ اس کي نسبت میري ناچیز راے یہ هے کہ فہرست ڈپوٹیشن کے علاوہ باقي رزولیوشن جو ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ ع کے جلسہ میں پاس هوا اسکو بدستور قایم رکها جاوے ' نیز اس سے بهي چارہ نہیں هے کہ هم کو ایک با اختیار ڈپوٹیشن تجویز کرنا چاهیے جو گورنمنٹ آف انڈیا میں هماري معروضات کو پیش کرے اور جہانتک اسکے امکان میں هو وہ اپنے آپ کو اسکا پابند رکهے کہ قوم کي خواهشات پر پورا زور دے - لیکن اسمیں بهي شک نہیں هے کہ ڈپوٹیشن کے اختیارات میں کوئي مناسب قید بهي هوني چاهیے ' یا دوسرے لفظوں میں یہہ کہ اگر ڈپوٹیشن کے ممبروں میں باهم اختلاف راے هو تو اس وقت ڈپوٹیشن کا طرز عمل کیا هونا چاهیے - آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے بعض نہایت مفید مشورہ اس وقت اس معاملہ کے متعلق جلسہ کے سامنے پیش کیے تهے ' لیکن صاحبان حل و عقد نے (جن کو اسوقت صرف اپنے نقصان کي پلسداري منظور تهي بدون اسکے کہ اس پیش شدہ ترمیم کي نسبت غور کیا جاتا یا ان کا کچھہ جواب دیا جاتا) خواجہ صاحب موصوف کا ایک نام ڈپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ کردینا کافي [illegible] اور بحث کو آگے بڑهنے نہ دیا - خواجہ صاحب کا اسم گرامي [illegible] کرنے سے غالباً مطلب یہ تها کہ ڈپوٹیشن کي کارروائي کے وقت جناب ممدوح اپنے خیالات کو بہت اطمینان کے ساتهہ ڈپوٹیشن کے سامنے پیش کرسکیں گے - لیکن اس کے بعد بهي وہ سوال بدستور کهڑا هے کہ اگر ممبران ڈپوٹیشن کے باهم کبهي مسئلہ پر اختلاف هو تو اس کا تصفیہ کسطرح هوگا ؟ اور اسکا بہترین حل وهي هے جو اسوقت خواجہ صاحب نے اپني تقریر میں بیان فرمایا تها کہ کن کن شرائط کے ساتهہ ڈپوٹیشن کو مسودہ کانسٹی ٹیوشن مرتبہ کانسٹي ٹیوشن کمیٹي میں ترمیم کا اختیار هوگا ' مثلاً یہ کہ جب تک دو ثلث ممبران ڈپوٹیشن کسي ترمیم پر اتفاق نہ کرلیں تو اس ترمیم کو ڈپوٹیشن منظور نہ کرسکے - رزولیوشن میں ایسا کوئي ذکر نہیں هے - اسکي توضیح رزولیوشن میں اور هو جاني چاهیے - اور اسي کے ساتهہ کوئي ایسا فقرہ بهي رزولیوشن میں ضرور درج هونا چاهیے کہ جب ڈپوٹیشن ضرورت سمجهے تو اپني فہرست میں توسیع کرسکے - اور مذکورہ بالا مقاصد کي غرض سے میرے نزدیک مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئي طریقہ اختیار کیا جاوے :—

اول یہہ کہ مجوزہ ڈپوٹیشن کا ایک اجلاس جلد [illegible] اور وہ ان دونوں باتوں کا تصفیہ کرکے اطلاع کے لیے اپني [illegible] کردے اور قوم کي طرف سے وہ بطور جزو پاس شدہ [illegible] متصور هو -

(الف) فہرست ڈپوٹیشن کي توسیع کے متعلق - اور یہاں میں صاف صاف یہ کہ دینا چاهتا هوں کہ ڈپوٹیشن کے اس اجلاسکو فونڈیشن کمیٹي کي منظوري کے بدون یہ اختیار نہ هونا چاهیے کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے یا اس ڈپوٹیشن کے ناموں میں کمي کردے جو اس سے پہلے گورنمنٹ کے ساتهہ کارروائي کرنے میں مصروف رها هو - حال کے ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار هونا چاهیے کہ اگر وہ اور کسي جدید نام کا اضافہ ڈپوٹیشن میں کرنا مناسب سمجهے ' تو وہ کرسکے -

یہاں بعض حضرات شاید یہہ خیال فرماویں کہ ایسا کرنے سے ممبران ڈپوٹیشن کي تعداد اسقدر زیادہ هوجاوے گي کہ اس کو گورنمنٹ شاید پسند نہ کرے - لیکن اسي کے ساتهہ هم کو یہہ بهي خیال رکهنا لازم هے کہ سات کروڑ مردم شماري کے کامل اختیارات اس ڈپوٹیشن کو سپرد هوتے هیں ' اور اس تمام جم غفیر کا اطمینان اور بهروسہ اس ڈپوٹیشن کے کامل اطمینان هونے پر منحصر هے - اور هم کو اس امر پر بہت زیادہ غور کرنا هے کہ جن لوگوں نے اس معاملہ میں قوم کي خدمات انجام دي هیں ان کي خدمات کي نا قدر شناسي بهي نہ هوني چاهیے - یہہ سچ هے کہ جو لوگ اس طرح قومي خدمات انجام دیتے هیں وہ کسي قدر شناسي یا کسی دوسرے معاوضہ کي امید پر ایسا نہیں کرتے ' لیکن قوم بهي تو آخر انسانوں هي سے مرکب هے - اس کو یہ کب زیبا هے کہ اپنے خدمت گذاروں کي خدمات کے اعتراف سے چشم پوشي کرے ؟ لہذا اپني طرف سے تو هم کو ان کا نام قایم رکهنا چاهیے -

(ب) جب ممبران ڈپوٹیشن موجودہ موقع میں (یعني جس قدر ممبر گورنمنٹ کے حضور میں) کسي وقت کانسٹیٹیوشن کي نسبت عرض و معروض کرنے کي غرض سے حاضر هوئے هوں باهم اختلاف راے هو تو اسکا فیصلہ کسطرح هوگا ؟

(ج) بعض اور ضروري رزولیوشن جو گذشتہ جلسہ میں وقت کي تنگي کي وجہ سے پیش نہ هو سکے (مثلاً یہہ کہ یونیورسٹي کے سرمایہ کا منافع ایم - اے - او کالج کي اس قسم کي ترقي میں صرف هوسکے جو اسکو یونیورسٹي کے درجہ تک پہنچانے کے لیے ضروري هو) ان کا پیش هوکر فیصلہ هو جانا چاهیے - دوم یہہ کہ [illegible] مقام مقرر [illegible] فونڈیشن کمیٹي کو طلب کیا جاوے اور ان [illegible] کا فیصلہ کرایا جاوے ' اور اگر اسکي نوبت آوے تو اسي جلسہ [illegible] کمیٹي کي ایک منیجنگ کمیٹي [illegible] منتخب هو جاوے - نیتیسپ مین

میں پہلے بھی ایک دفعہ عرض کرچکا تھا کہ اب میرا دماغ ان تفکرات کے برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے - اسپر بھی جو میں لکھنو چلا گیا یہ میری طرف سے قانون قدرت کی خلاف ورزی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھنو سے لوٹنے کے بعد (جہاں میں نے حتی الامکان ہر طرح کی احتیاط اپنے کھانے پینے وغیرہ میں کی تھی اور عالی جناب سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے بھی' جنکا کہ میں اس موقع پر مہمان تھا ہر ایک طرح میری آسایش کا پورا انتظام و اہتمام رکھا گیا تھا) اسی تھوڑے عرصہ میں چار دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی اور پیچش وغیرہ میں مبتلا ہوا - اور اسوقت بھی میری حالت کسی سفر کے واسطے موزوں نہ تھی - لیکن " چور چوری سے جاے مگر ہیرا پھیری سے نہیں جاسکتا " یہ سمجھکر کہ ٹرسٹیان کالج کا سالانہ جلسہ ہے کم از کم ایک دفعہ تو اس میں ضرور شریک ہونا چاہیے اور خاصکر اس خیال سے کہ حال ہی میں نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب بہادر نے علی گڈہ پہنچکر اپنے معزز عہدہ آنریری سکرٹری کا چارج لیا تھا' میرے دل نے نہ مانا اور میں علی گڈہ چلا آیا' اس ارادہ سے کہ ایک ہفتہ یہاں قیام کروں - لیکن یہاں علی گڈہ پہنچنے سے چوتھے دن میرے بائیں رخسارہ پر فالج کا اثر ظاہر ہوا' حالانکہ میرے معزز دوست مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب نے میرے آرام اور حفاظت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا - اور اب ڈاکٹروں کی متفقہ اور قطعی راے یہہ ہے کہ اس قسم کے خطرات جو اس سے قبل یا اب مجھے پیش آئے' دماغی کام کرنے کی وجہ سے ہیں' اور آیندہ وہ مجھے بہت اصولوں کے ساتھہ اس قسم کی جرات سے منع فرماتے ہیں - اُن کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنا خود کشی میں داخل ہے جس کو میرا کوئی دوست بھی یقین ہے کہ گوارا نہ کرے گا - میں سمجھتا ہوں (گو اس کے ساتھہ مجھے افسوس بھی بہت زیادہ ہے) کہ آیندہ میں پبلک جلسوں یا صلاح و مشورں کی صحبتوں میں بھی شریک ہونے ہی سے معذور نہ رہونگا بلکہ غالباً تحریر کے ذریعہ سے بھی اب مجھے اپنے خیالات کے ظاہر کرنے کا موقع نہ ملے گا' اور اسلیے میری ذات پر قوم کو اگر کچھہ تھوڑا بہت بھروسہ تھا تو اُس سے بھی اب قطع نظر کرنی چاہیے اور جو کچھہ کرنا چاہیے خود سوچ سمجھکر کرنا چاہیے - اس وقت اس فہرست کی حالت جو جلسہ میں منظور ہوئی یہ ہے کہ جلسہ کے برخاست کے بعد ہی پنجاب کے بعض حضرات کو شکایت پیدا ہوئی کہ ڈپوٹیشن میں پنجاب کی قایم مقامی کا لحاظ پورے طور پر نہیں کیا گیا جس کی تلافی اسی وقت دوسرے بالکل غیر متعلقہ جلسہ میں اضطراری طور پر کی گئی جس کو کوئی شخص بھی (جو غور کی نگاہ سے دیکھے گا) واجبی اور باقاعدہ نہ سمجھیگا - جناب آنریبل سر راجہ صاحب جہانگیر آباد نے مجھہ سے اس بات کی سخت شکایت کی ہے کہ ڈپوٹیشن میں صوبہ اودہ کی قائم مقامی کا بھی مطلق لحاظ نہیں رکھا گیا - سید نبی اللہ صاحب اور سید وزیر حسن صاحب کو ہم اودہ میں شمار نہیں کرسکتے - راجہ صاحب محمود آباد بحیثیت اپنے عہدہ پریسیڈنٹ یا وائس پریسیڈنٹ کے کل ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں - دہلی کے حضرات میرے سامنے شکایت کرتے ہیں کہ یہ عجیب قسم کا ڈپوٹیشن ہے جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہونے کے لیے تجویز کیا گیا ہے اور دہلی کے اتنے بڑے شہر کی طرف سے (جو اس وقت تمام ہندوستان کا پایہ تخت ہے اور جہاں خود ڈپوٹیشن شاید کسی وقت حضور وایسراے انڈیا کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کرے) کوئی بھی قایم مقام نہیں ؛ اور انکو سخت تعجب ہے کہ حاذق الملک کا سا نام اس فہرست سے کیوں متروک کیا گیا - مسٹر محمد علی بحیثیت ایڈیٹر کامریڈ دہلی کی طرف سے قایم مقامی کا دعوی نہیں کرسکتے - پھر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے زیادہ کسی شخص نے بھی کانسٹیٹیوشن کے بنانے میں محنت اور جانکاہی نہیں کی' اور گو مسودہ کانسٹیٹیوشن میں اُن سے مجھکو بہت اختلاف رہے' لیکن بجز محنت بہ حیثیت سکرٹری کانسٹیٹیوشن کمیٹی اور بحیثیت سکرٹری ڈپوٹیشن انہوں نے برداشت کی اُس سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے - لیکن بایں ہمہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا نام فہرست میں اول سے آخر تک کہیں نظر نہیں آتا - آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد کو خود فہرست کی ترتیب کے وقت ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے نام کے متروک ہونے کا ایسا افسوس ہے کہ وہ اس فروگذاشت کو بمنزلہ گناہ کے سمجھتے ہیں - اسی طرح جب اُس فہرست کو مزید غور کے ساتھہ دیکھا جاے گا تو معلوم ہوگا کہ دوسرے صوبوں میں بھی اس قسم کی بعض بعض اہم فروگذاشتیں ہوئی ہیں اور مجوزین ڈپوٹیشن کے سوا خدا ہی کو معلوم ہے کہ یہ اتفاقیہ فروگذاشتیں ہیں یا جو کچھہ ہوا بالقصد ہوا - لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ڈپوٹیشن کی توسیع کا نام آتا ہے تو بعض مجوزین فہرست کو یہ ذکر ناگوار گذرتا ہے' تو اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی کہ اُنہوں نے یہ قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ سے جس طرح بھی ہوسکے اس فہرست کو جلدی سے پاس کرادیا جاوے اور جس طرح اس قسم کی کمیٹیوں میں دنیا جہان کا قاعدہ ہے کہ آیندہ توسیع اور ترمیم کی گنجایش باقی رکھی جاتی ہے ایسا کوئی فقرہ رزولیوشن میں داخل نہ کیا جاوے - تو یہ اُن مجوزین کی دانستہ کارروائی ہے - صاحبان ! یہ کسی کی ذاتی میراث کا معاملہ نہیں تھا کہ چار بھائی ایک جگہہ مل کر بیٹھہ گئے اور میراث کو باہم تقسیم کر لیا - اس میراث میں تو تمام قوم شریک اور سہیم ہے - اُس میں ترکیب ترکیب سے اپنے مفید مدعا مطلب براری ہرگز زیبا نہیں ہوسکتی - جلسہ کے سامنے ایک طرف تو میرا نام مجوزین فہرست میں بالکل خلاف واقعہ لیا گیا اور یہ کہکر کہ مجوزہ رزولیوشن بنانے میں مشتاق حسین بھی شامل ہے جلسہ کو دھوکا دیا گیا' اور دوسری طرف اس بات کی کوشش کی گئی کہ میں جلسہ میں بالکل سکوت اختیار کروں - با ایں ہمہ اگر مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ ڈپوٹیشن کی فہرست میری غیبت میں بدل دی گئی ہے تو میں ہرگز بھی جلسہ میں خاموش نہ رہتا اور اُس وقت یقینا حضار جلسہ کو اسماے ڈپوٹیشن پر کامل طور سے غور اور خوض کا موقع ملتا اور ضروری ترمیموں کے ساتھہ فہرست پاس ہوتی اور لازمی طور پر اُسمیں یہہ گنجایش بھی رکھی جاتی کہ ضرورت کے وقت اُسمیں پھر بھی کوئی ترمیم ہوسکے' مثلاً میں ہی اب اپنی ناتندرستی صحت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قسم کے جلسوں میں شامل ہونے کے قابل نہیں پاتا ؛ اور اس حالت میں اگر قوم کو اس بات کی ضرورت محسوس ہو کہ میری جگہ کوئی اور صاحب ڈپوٹیشن میں شریک کئے جاویں تو جس عبارت میں کہ رزولیوشن پاس ہوا ہے اس کی رو سے اس ترمیم کا کوئی موقع قوم کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

اور جو کچھہ مجھکو ممبران ڈپوٹیشن کی فہرست کے متعلق بعد میں بعض ان حضرات سے جو برخاست جلسہ کے بعد وہاں بیٹھے رہ گئے تھے' معلوم ہوا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ قوم کو اس پر مطلع ہونا چاہیے - اور وہ یہ ہے کہ ہم تین شخصوں کے (یعنی راجہ صاحب جہانگیر آباد اور راجہ سید ابو جعفر صاحب اور نیازمند کے) وہاں سے

شئون عثمانيه

يهه بهي درج كيا جارے كه جس قدر حضرات بهي شريک جلسه هو سكيں گے اُن كا فيصله فونڈيشن كميٹي كا فيصله سمجها جاريگا -

ميں خوب واقف هوں كه اسقدر جلد اور اسقدر دور دور كے حضرات كو دوباره اس قسم كي زحمت دينا كسقدر مشكل اور كسقدر تكليف ده امر هے ' نيز يهه كه اس دوسرے جلسه كي كارروائي كي نسبت بهي شايد كسي قسم كا قانوني اعتراض كسي صاحب كي طرف سے پيش هو سكے - ليكن اِسكي ذمه داري اُنهي حضرات پر هوگي جو قومي معاملات كو قومي معاملات كي طرح اور هرايک امر كو پوري صفائي اور وضاحت كے ساتهه طے كرانے كي بجاے تركيب سے صرف اپنے منشا كو پورا كرنے سے غرض ركهتے هيں -

يهه دو تجويزيں جو ميرے خيال ناقص ميں آئي هيں وه ميں نے عرض كر دي هيں - آينده اور حضرات ان كے سوا اور جو كچهه راے قايم كريں ممكن هے كه انكي آرا اور تبادله خيالات سے اور كوئي بهتر اور آسان تر شكل نكل آوے -

اب آخر ميں يه خاكسار اپني ناتندرستي كي وجه سے اور اپنے طبي مشيروں كے مشوره سے اس قسم كے جلسوں اور دماغي كاموں ميں شريک هونے سے معافي چاهتا هے ' اور پبلک سے اس التماس دعا كے ساتهه رخصت هوتا هے كه خداوند تعالے اپنے فضل وكرم سے اپنے اس عاصي گنهگار كا خاتمه بخير كرے اور جو دن ميري زندگي كے باقي هوں اُن ميں اپنے قوم كي كاميابيوں كي خوشي كي خبريں سنتا رهوں ' اور يهي خوشياں انشاء الله ميرے ليے غذاے روح كا كام ديں گي ' والسلام -

[يه مضمون ميں نے اپنے حال كے عارضه فالج سے پہلے لكهنا شروع كيا تها اور باوجود طبي ممانعت كے ميں نے آج اسكا ختم كر دينا يک قومي فرض سمجها هے -]

علي گڈه : ٢ فروري سنه ١٩١٣ ع

خاكسار
مشتاق حسين [نواب وقار الملک]

[الهلال] ناظرين اس مضمون كو اول سے اخر تک پڑهه ليں - هم بشرط صحت اينده نمبر ميں پوري تفصيل كے ساتهه اسكي نسبت اپنے خيالات ظاهر كرينگے -

---

غازي انور بے
كے
تازه ترين اظهارات

— * —

مولوي ابوسعيد صاحب رنگوني جو ايک سال سے ممالک اسلاميه گئے هوے هيں ' اس وقت قسطنطنيه ميں مقيم تهے ' جب غازي انور بے طرابلس سے پهنچے - انهوں نے ملاقات كا موقعه حاصل كر كے انكے سفر كے وجوه دريافت كيے - اس گفتگو كا خلاصه هم (الشعب) قاهره سے نقل كرتے هيں :

(س) آپ طرابلس چهوڑ كے قسطنطنيه كيوں تشريف لائے ؟

(ج) ميں نے اپني جان كو دين اسلام اور وطن عثماني كي خدمت كے ليے وقف كر ديا هے اسليے ميرے نزديک طرابلسي اور غير طرابلسي ' دونوں برابر هيں - ميں نے جب ديكها كه دولت خلافة كو خطره نے گهير ليا هے اور اسكے مصايب عنقريب تمام عالم اسلامي پر نازل هونے والے هيں ' تو ميں نے اپنے اخوان دين ' افسران مجاهدين ' اور مشائخ عرب كي راے اس بارے ميں لي - پهر ميں نے اپنے ارادے كي اطلاع شيخ سنوسي كو دي ' آخر ميں ... ديكها كه ... [illegible]

ميں آخر تک مقابله كے خيال كي بنياد ڈالديني كے بعد ميرے يهاں آنے ميں انكے نزديک كوئي حرج نه تها - اسليے ميں نهايت اطمينان كے ساتهه يهاں چلا آيا -

(س) آپ نے درنه ميں قيام كے بدله قسطنطنيه تشريف آوري كو كيوں ترجيح دي ؟

(ج) بيشک ميرے قيام درنه ميں چند ايسي خصوصيات تهيں ' جو يهاں حاصل نهيں هو سكتيں كيونكه وهاں ميں برقه كا حاكم عام تها اور ميرے هي هاتهه ميں تمام فوج كي كمان تهي ' مگر يهاں ميں بحيثيت ايک معمولي افسر كے رهونگا اور مجهكو همچشموں پر كوئي امتياز نه هوگا - پس اگر ميں اپنے مخصوص مصالح كا لحاظ كرتا ' تو درنه نه چهوڑنا چاهيے تها - مگر چونكه ميري غرض خلافة اسلاميه اور دولت عثمانيه كي خدمت كے فرض عام كي بجا آوري تهي ' اسليے اپنے تمام امتيازات چهوڑ كے يهاں چلا آيا -

نه ميں دولتمند هوں اور نه دولت جمع كرنے كا خيال هے - كيونكه ميں نے اپني ذات كے ليے كبهي بهي كچهه نهيں كيا - جنگ بلقان شروع هونے كے بعد جب مجهكو اور ميرے بهائيوں كو اعانت دولت عليه كے چندہ جمع كرنے كا خيال پيدا هوا تو اسوقت ميرے پاس بهت تهوڑي سي رقم تهي ' مگر ميں نے سب ديدي ' كيونكه هم لوگ طالب زر نهيں -

(س) آپ مصريوں سے كيوں نهيں ملے حالانكه آپكو وه بهت محبوب هيں اور بارها آپ درنه ميں انكي بلند همتي و سخاوت پر اظهار پسنديدگي فرمايا كرتے تهے ؟

(ج) بيشک ميں ان سے ملنا اور مصافحه كرنا چاهتا تها مگر موجوده حالات نے ذرا بهي وقت نهيں چهوڑا تها اسليے ميں بجلي كي چمک كے ساتهه قسطنطنيه پهنچ جانا چاهتا تها - اسكے علاوه اور كوئي اور سبب نهيں -

(س) آپ يهاں كيا كرنا چاهتے هيں ؟

(ج) وطن عزيز اور خلافت اسلاميه كي مدافعت كے علاوه اور كچهه نهيں ' جو جنگ بلقان كے بعد سے نهايت شديد خطره ميں هے -

(س) اسكے علاوه اور كوئي مهم بهي آپكے پيش نظر هے ؟

(ج) اسكو ميں آينده كے لئے چهوڑتا هوں -

(س) ختم جنگ كے بعد درنه واپس جانے كا اراده هے ؟

(ج) انتهاء جنگ كے بعد ميں اپنے معاملات ميں آزاد هونگا - ليكن اسوقت تو ميں فوجي نظام كا ايک تابع سپاهي هوں اور بهر حال خدمت اسلام هميشه كرتا رهونگا -

(س) موجوده حالات كے مستقبل كے متعلق آپكي كيا راے هے ؟

(ج) ميں نے چتلجا كے قلعوں كي حالت ديكهي ' ميرے نزديک حالت هر طرح قابل اطمينان هے -

اطلاع ضروري

L 5323

اگر كوئي صاحب الهلال نمبر ١ جلد ١ فروخت كرنا چاهتے هوں تو حسب ذيل پته پر خط و كتابت كريں -

پته :— ڈاكٹر محمد جي عرف سيد ولايت حسين صاحب سب اسسٹنٹ سرجن - پليگ پوسٹ تارا ديوي - شمله

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, ... Street, CALCUTTA.